نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ　　بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ　　وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْدِ

ماہنامہ

مشکوٰۃ

قادیان

مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کا ترجمان

جلد 36 ظہور 1396 ہش اگست 2017ء شمارہ 8

نگران: رفیق احمد بیگ صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت

ایڈیٹر:	نیاز احمد نائک
نائب:	مبشر احمد خادم
مینیجر:	طاہر احمد بیگ
مجلس ادارت:	سید عبدالہادی، نسیم احمد ڈار، آر محمود عبداللہ، اطہر احمد شمیم، لئیق احمد ڈار، ریحان احمد شیخ، اعجاز احمد میر
کمپوزنگ:	نیاز احمد نائک
ٹائٹل پیج:	آر محمود عبداللہ
دفتری امور:	عبدالرب فاروقی۔ مجاہد احمد سولیجہ انسپکٹر
مقام اشاعت:	دفتر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت

ای میل ایڈریس
mishkat_qadian@yahoo.com

انٹرنیٹ ایڈیشن
http://www.alislam.org/mishkat

سالانہ بدلِ اشتراک
اندرون ملک: ۲۲۰ روپے بیرون ملک: ۱۵۰ امریکن $ یا متبادل کرنسی
قیمت فی پرچہ: ۲۰ روپے

احمدیہ مسلم جماعت کے متعلق جانکاری کے لئے
درج ذیل Toll Free No پر رابطہ کریں:
180030102131

مضمون نگار حضرات کے افکار و خیالات سے رسالہ کا اتفاق ضروری نہیں ہے

Printed and Published by Mohammad Nooruddin M.A, B.Lib and owned by Majlis Khuddamul Ahmadiyya Bharat Qadian and Printed at Fazl e Umar Printing Press, Harchowal Road, Qadian Distt. Gurdaspur 143516 Punjab India, and Published at Office Majlis Khuddamul Ahmadiyya Bharat, P.o Qadian, Distt. Gurdaspur 143516 Punjab India. Editor Ataul Mujeeb Lone

''قوموں کی اصلاح نوجوانوں کی اصلاح کے بغیر نہیں ہوسکتی''

(حضرت مصلح موعودؓ بانیٔ تنظیم مجلس خدام الاحمدیہ)

ضیا پاشیاں

مضامین	صفحہ
آیات القُرآن	3
انفاخ النبی ﷺ	3
کلام الامام المہدی علیہ السلام	4
امام وقت کی آواز	4
خلاصہ خطبہ سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ارشاد فرمودہ مؤرخہ 21؍ جولائی 2017ء بمقام مسجد بیت الفتوح، لندن	5
ایک ہی نشست میں تین طلاق کی شرعی حیثیت اور عورتوں کے حقوق	11
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حب الوطنی	24
ملکی رپورٹیں	32
اپنی زندگیوں اور اپنے گھروں کو پُرسکون بنانے کے زریں اصول	34
اعلان سالانہ اجتماع 2017ء	39
اطفال کے صفحات	39

آیات القرآن

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنكُمْ فَإِن تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللَّهِ وَالرَّسُولِ إِن كُنتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ذَٰلِكَ خَيْرٌ وَأَحْسَنُ تَأْوِيلًا (النساء 60)

اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو اور اپنے حکام کی بھی اور اگر تم کسی معاملہ میں (اُولُوالامر سے) اختلاف کرو تو ایسے معاملے اللہ اور رسول کی طرف لوٹا دیا کرو اگر (فی الحقیقت) تم اللہ پر اور یومِ آخر پر ایمان لانے والے ہو وہ بہت بہتر (طریق) ہے اور انجام کے لحاظ سے بہت اچھا ہے۔

طَاعَةٌ وَقَوْلٌ مَّعْرُوفٌ ۚ فَإِذَا عَزَمَ الْأَمْرُ فَلَوْ صَدَقُوا اللَّهَ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ (محمد ۲۱)

اطاعت اور معروف بات چاہیے۔ بس اب جبکہ یہ امر مستحکم ہو چکا ہے اگر وہ اللہ کے ساتھ مخلص رہتے تو ضرور ان کے لئے بہتر ہوتا۔

انفاخ النبی ﷺ

حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «مَنْ أَطَاعَنِي فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ، وَمَنْ عَصَانِي فَقَدْ عَصَى اللَّهَ، وَمَنْ أَطَاعَ أَمِيرِي فَقَدْ أَطَاعَنِي، وَمَنْ عَصَى أَمِيرِي فَقَدْ عَصَانِي

(صحیح بخاری کتاب الأحکام)

ترجمہ:۔ہم سے عبدان نے بیان کیا، کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی، انہیں یونس نے، انہیں زہری نے، انہیں ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے خبر دی اور انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو بیان کرتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جس نے میری اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے اللہ کی نافرمانی کی اور جس نے میرے (مقرر کئے ہوئے) امیر کی اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی اور جس نے میرے امیر کی نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی۔"

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ "السَّمْعُ وَالطَّاعَةُ عَلَى الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ فِيمَا أَحَبَّ وَكَرِهَ مَا لَمْ يُؤْمَرْ بِمَعْصِيَةٍ، فَإِذَا أُمِرَ بِمَعْصِيَةٍ فَلَا سَمْعَ وَلَا طَاعَةَ"

(صحیح بخاری باب السمع والطاعة للإمام مالم تكن معصية)

ترجمہ:۔عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "مسلمان کے لیے امیر کی بات سننا اور اس کی اطاعت کرنا ضروری ہے، ان چیزوں میں بھی جنہیں وہ پسند کرے اور ان میں بھی جنہیں وہ ناپسند کرے، جب تک اسے معصیت کا حکم نہ دیا جائے۔ پھر جب اسے معصیت کا حکم دیا جائے تو نہ سننا باقی رہتا ہے نہ اطاعت کرنا۔"

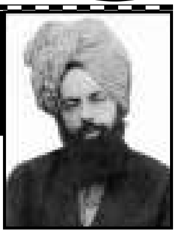

کلام الامام المھدی علیہ السلام

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ ایک جگہ فرماتے ہیں کہ ''قرآن شریف میں حکم ہے:

وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنكُمْ

(النساء 60)

یہاں أُولِي الْأَمْرِ کی اطاعت کا حکم صاف طور پر موجود ہے۔ اور اگر کوئی کہے کہ مِنکُمْ میں گورنمنٹ داخل نہیں تو یہ اُس کی صریح غلطی ہے۔ گورنمنٹ جو حکم شریعت کے مطابق دیتی ہے وہ اُسے مِنکُمْ میں داخل کرتا ہے۔ مثلاً جو شخص ہماری مخالفت نہیں کرتا وہ ہم میں داخل ہے۔ اشارۃ النص کے طور پر قرآن کریم سے ثابت ہوتا ہے کہ گورنمنٹ کی اطاعت کرنی چاہئے اور اس کے حکم مان لینے چاہئیں''

(ملفوظات جلد اول صفحہ 171 مطبوعہ ربوہ)

فرمایا ''اگر حاکم ظالم ہو تو اُس کو برا نہ کہتے پھرو بلکہ اپنی حالت میں اصلاح کرو، خدا اُس کو بدل دے گا یا اُسی کو نیک کر دے گا۔ جو تکلیف آتی ہے وہ اپنی ہی بد عملیوں کے سبب آتی ہے۔ ورنہ مومن کے ساتھ خدا کا ستارہ ہوتا ہے مومن کے لئے خدا تعالیٰ آپ سامان مہیا کر دیتا ہے۔ میری نصیحت یہی ہے کہ ہر طرح سے تم نیکی کا نمونہ بنو۔ خدا کے حقوق تلف نہ کرو اور بندوں کے حقوق بھی تلف نہ کرو۔

(الحکم 24 مئی 1901ء نمبر 19 جلد 5 صفحہ 9 کالم نمبر 2)

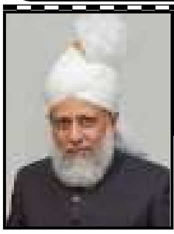

امام وقت کی آواز

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

اس کی مزید وضاحت کہ حکمرانوں سے اختلاف کی صورت میں کیا کیا جائے؟ جیسا کہ پہلے بھی ذکر ہو چکا ہے کہ کیا حکمران صرف مسلمان ہیں جن کی اطاعت کرنی ہے۔ یا یہ جو حکم ہے یہ دونوں کے لئے آتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بارہ میں کیا ارشاد فرمایا؟ آپ نے پہلے خلفاء کی بابت فرمایا کہ ''میں تمہیں وصیت کرتا ہوں کہ تم اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرو اور اطاعت اور فرمانبرداری کو اپنا شیوہ بناؤ خواہ کوئی حبشی غلام ہی تم پر حکمراں کیوں نہ ہو۔ جو لوگ میرے بعد زندہ رہیں گے، وہ لوگوں میں بہت بڑا اختلاف دیکھیں گے۔ پس ایسے وقت میں میری وصیت تمہیں یہی ہے کہ تم میری سنت اور میرے بعد آنے والے خلفاء راشدین کی سنت کو اختیار کرنا **تمسکو ابھا**۔ تم اُس سنت کو مضبوطی سے پکڑ لینا اور جس طرح کسی چیز کو دانتوں سے پکڑ لیا جاتا ہے، اسی طرح اس سنت سے چمٹے رہنا اور کبھی اس راستے کو نہ چھوڑنا جو میرا ہے یا میرے خلفاء راشدین کا ہوگا''

(خطبہ جمعہ مؤرخہ یکم اپریل ۲۰۱۱)

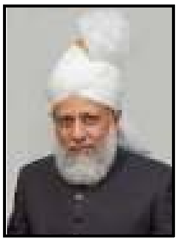

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت امیر المؤمنین
خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
فرمودہ 21 جولائی 2017ء بمقام مسجد بیت الفتوح، لندن

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جلسہ میں شمولیت کے لئے دوسرے ممالک سے مہمانوں کی آمد شروع ہو چکی ہے

ہمارے کام کرنیوالے والنٹیئر زمرد عورتیں لڑکے لڑکیاں بچے ایک خاموش تبلیغ کر رہے ہوتے ہیں

ایک عام معاون کارکن چاہے وہ چھوٹا سا پانی پلانے والا بچہ ہی ہو اس کا رویہ اور ایک لگن سے بے نفس ہو کر کام کرنا جہاں اسے اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کا حاصل کرنے والا بنا رہا ہوتا ہے وہاں غیروں کو بھی متاثر کر رہا ہوتا ہے۔

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

جلسہ سالانہ یو۔کے انشاء اللہ تعالیٰ اگلے جمعہ سے شروع ہو رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جلسہ میں شمولیت کے لئے دوسرے ممالک سے مہمانوں کی آمد شروع ہو چکی ہے اور جوں جوں جلسے کے دن قریب آتے جائیں گے قریب و دور کے ممالک سے مہمانوں کی آمد میں اضافہ ہوتا چلا جائے گا۔ اسی طرح برطانیہ کے دوسرے شہروں سے بھی مہمان آنے شروع ہو جائیں گے۔ جلسہ کے مہمانوں میں علاوہ احمدیوں کے جو جلسہ کی برکات سے فیض یاب ہونے کے لئے آتے ہیں بعض دوسرے ممالک سے غیر از جماعت اور غیر مسلم مہمان بھی تشریف لاتے ہیں جن میں بعض ممالک کے حکومتی نمائندے یا سرکاری افسر یا پڑھا لکھا طبقہ جو صاحب اثر و رسوخ ہے وہ شامل ہوتا ہے۔ اسی طرح پریس اور میڈیا سے تعلق رکھنے والے لوگوں کی تعداد میں بھی اب اضافہ ہونا شروع ہو گیا ہے۔ اور یہ سب آنے والے بڑی گہری نظر سے ہماری ہر چیز دیکھتے ہیں اور عموماً متاثر ہوتے ہیں اور خاص طور پر جب ہمارے نظام کو دیکھتے ہیں جو تمام رضا کارانہ نظام ہے تو یہ چیز پھر تبلیغ کے مزید راستے کھولتی ہے مزید تعارف ہوتا ہے مزید احمدیت کے بارے میں جاننے کی کوشش کرتے ہیں۔

پس ان دنوں میں ہمارے کام کرنیوالے والنٹیئر زمرد عورتیں لڑکے لڑکیاں بچے ایک خاموش تبلیغ کر رہے ہوتے ہیں اور پریس کے ذریعہ احمدیت کا تعارف دنیا کے طول و عرض میں بڑے وسیع پیمانے پر پھیلتا ہے۔ اب پریس کی توجہ عام دنوں میں بھی بعض اوقات بعض واقعات کی وجہ سے جماعت کی طرف ہو رہی ہے مثلاً یہاں یورپ میں بعض دہشت گردی کے واقعات کے بعد جماعت کے افراد نے جن میں عورتیں بھی شامل تھیں مرد بھی شامل تھے انہوں نے اسلام کا صحیح پیغام دنیا کو دینے کی کوشش کی ان واقعات کے بعد ہمارے پریس سیکشن نے بھی بڑا کردار ادا کیا۔

جماعت کو اسلام کی امن پسند تعلیم کے حوالے سے دنیا کی پریس نے

دنیا میں وسیع پیمانے پر متعارف کروایا ہے۔ جوں جوں یہ واقعات بڑھ رہے ہیں جماعت کا تعارف بھی مزید بڑھ رہا ہے تو بہر حال جلسہ کے دنوں میں بھی اللہ تعالیٰ اس ذریعہ سے اسلام کا تعارف کروانے کے وسیع سامان مہیا فرما رہا ہے۔ جلسہ کے پروگراموں تقریروں وغیرہ کے ذریعہ جہاں احمدی روحانیت میں ترقی کرنے کی کوشش کرتے ہیں وہاں غیر از جماعت مہمان اور پریس علمی اور اعتقادی لحاظ سے ہماری تعلیم کو سننے کے ساتھ ساتھ عمومی طور پر جلسہ کے ماحول اور احمدی عورتوں مردوں کی رضا کارانہ خدمت اور مہمان نوازی کے جذبے سے انہیں کام کرتا ہوا دیکھ کر اسلام کی خوبصورت تعلیم کا عملی مشاہدہ بھی کر لیتے ہیں اور جیسا کہ میں نے کہا کہ یہ بہت بڑا تبلیغ کا ذریعہ ہے۔ پس رضا کار کارکنان کا ایک بہت بڑا کردار ہے اور کارکنان جہاں اور جس پوزیشن میں بھی کام کر رہے ہیں ان کی ایک اپنی اہمیت ہے اور اس اہمیت کو ایک عام معاون کارکن سے لے کر افسر تک ہر ایک کو اپنے سامنے رکھنا چاہئے۔ ایک عام معاون کارکن چاہے وہ چھوٹا سا پانی پلانے والا بچہ ہی ہو اس کا رویہ اور ایک لگن سے بے نفس ہو کر کام کرنا جہاں اسے اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کا حاصل کرنے والا بنا رہا ہوتا ہے وہاں غیروں کو بھی متاثر کر رہا ہوتا ہے۔ جس کا جلسہ میں شامل ہونے والے مہمان اظہار بھی کرتے ہیں۔ اسی طرح معاونین کے علاوہ افسران کو بھی یاد رکھنا چاہئے کہ صرف اپنے کارکنان اور معاونین کو ہی خدمت کرنے والا سمجھ کر ان سے کام نہ لیں بلکہ خود بھی عاجزی کے ساتھ ایک معاون اور ایک عام کارکن کی طرح کام کرنے کی کوشش کریں۔ اپنے کارکنوں سے اور دوسرے لوگوں سے بھی مہمانوں سے بھی اپنے رویے نرم اور تعاون کرنے والے رکھیں۔ چہرے پر عاجزی اور نرمی کے تاثرات نظر آتے ہوں۔ زبان میں نرمی اور اخلاق کے اعلیٰ اظہار کے معیار قائم ہو رہے ہوں۔ ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ مہمان نوازی ایک بہت اہم شعبہ ہے اور مہمان نوازی صرف کھانا کھلانا پانی پلانا یا زیادہ سے زیادہ رہائش کا انتظام کر دینا ہی نہیں ہے بلکہ جلسہ سالانہ کا ہر شعبہ ہی مہمان نوازی ہے چاہے اسے کوئی بھی نام دیا گیا ہو۔ جلسہ پر جو بھی آتا ہے وہ مہمان ہے اور اس کی ضروریات کا خیال اپنے میسر وسائل کے ساتھ رکھنا ہر اس شخص کا جو جلسہ سالانہ کی کسی بھی ڈیوٹی پہ متعین ہے ضروری ہے۔ اس کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے جذبات کا ایک جگہ اظہار فرمایا جو ہمارے لئے اصولی لائحہ عمل ہے۔ آپ علیہ السلام نے ایک موقع پر فرمایا کہ میرا ہمیشہ خیال رہتا ہے کہ کسی مہمان کو تکلیف نہ ہو بلکہ اس کے لئے ہمیشہ تاکید کرتا رہتا ہوں کہ جہاں تک ہو سکے مہمانوں کو آرام دیا جاوے۔ فرمایا کہ مہمان کا دل مثل آئینہ کے نازک ہوتا ہے اور ذرا سی ٹھیس لگنے سے ٹوٹ جاتا ہے۔

پس اس بات کو ہمیں یاد رکھنا چاہئے اور اپنی طبیعتوں پر جبر کر کے بھی ہمیں مہمان کو آرام اور سہولت پہنچانے کی کوشش کرنی چاہئے اور ہر شعبہ کے افسران سے میں کہوں گا کہ اگر ان کا رویہ نرم ہے ان کے اخلاق اچھے ہیں ان میں صبر کا مادہ ہے ان میں نامناسب بات سننے کا بھی حوصلہ بڑھا ہوا ہے تو ان کے نائبین اور معاونین بھی ایسے ہی رویے مہمانوں کے ساتھ دکھائیں گے اور مہمان نوازی کے عمدہ نمونے قائم کریں گے لیکن اگر افسران کے چہروں پر سختی باتوں میں کرختگی اور بات کو غور سے نہ سننے اور برداشت نہ کرنے کی عادت ہے تو ان کے نائبین بھی اور معاونین بھی ویسے ہی رویے دکھانے والے ہوں گے۔ پس مہمان نوازی کے اعلیٰ معیار قائم کرنے کے لئے ہر شعبہ کے افسران اپنی حالت کا جائزہ لیتے رہیں اور عاجزی اور انکساری کو انتہا تک پہنچانے کی کوشش کریں۔

حضور انور نے فرمایا: رہائش کے انتظام والوں کو یاد رکھنا چاہئے کہ اجتماعی قیام گاہوں میں بھی اور خیموں میں بھی عورتوں بچوں کی بیڈنگ وغیرہ کا خاص طور پر خیال رکھیں۔ بیشک آجکل گرمیوں کے دن ہیں لیکن رات کو موسم ایک دم ٹھنڈا بھی ہوجاتا ہے اور حدیقۃ المہدی میں جہاں جلسہ ہونا ہے انشاء اللہ تعالیٰ لندن کی نسبت ویسے بھی چار پانچ ڈگری temperature کم رہتا ہے اس لئے جو لوگ اپنے سونے وغیرہ کا انتظام کر کے آتے ہیں۔ انہیں اس بات کو سامنے رکھنا چاہئے کہ باقاعدہ اچھا انتظام ہو رات کے لئے بستروں کا۔ گذشتہ سال کا تجربہ یہی ہے کہ بچوں والے بعض دفعہ موسم ٹھنڈا ہونے کی وجہ سے رات کو پریشان ہوتے رہے۔ اسی طرح کھانا کھلانے والے ہیں جن کا براہ راست مہمانوں سے واسطہ ہے انہیں میں ہمیشہ یاددہانی کرواتا ہوں کہ کھانا دیتے ہوئے پلیٹ میں ڈالتے ہوئے مہمان کی پسند کو بھی دیکھ لیا کریں گو اس میں کافی دقت اور مشکل پیش آتی ہے لیکن بہرحال کوشش کریں جس حد تک دیکھ سکتے ہیں دیکھیں اور اگر کوئی مجبوری ہو تو پھر احسن رنگ میں جواب دیں۔

پھر ٹرانسپورٹ کا نظام بھی ایک بہت اہم نظام ہے اور اس مرتبہ دور پارکنگ کی وجہ سے زیادہ تر شٹل بسوں کا انتظام کیا گیا ہے تا کہ لوگ بروقت جلسہ پر پہنچ سکیں اور کاروں پر آنے والے مہمانوں کو بھی یہ خیال رکھنا چاہئے کہ ان کی پارکنگ دور ہوسکتی ہے اس لئے وقت کا مارجن رکھ کر اپنا سفر شروع کریں۔ اسی طرح دوسرے شعبے ہیں ہر ایک کو اپنے کام کے طریق اور اپنے کارکنوں کی تربیت مہمانوں کو زیادہ سے زیادہ سہولت مہیا کرنے کی سوچ کے ساتھ کرنی چاہئے۔ خدمت خلق اور سکیورٹی کے کارکنان کو بھی پہلے سے زیادہ ہوشیار ہو کر کام کرنا ہوگا جو دنیا کے آجکل کے حالات ہیں ساتھ ہی مہمانوں کی عزت نفس اور جذبات کا خیال رکھتے ہوئے یہ سارا کام کرنا ہے۔ کارڈ چیک کرنے اور دوسری چیکنگ سکیننگ وغیرہ میں پہلے دن سے لے کر آخری دن تک پوری توجہ دینی ہوگی اور ہر مرتبہ اگر کوئی شخص باہر جاتا ہے تو اندر آنے پر اس کو چیک کرنا ہوگا لیکن یہ بھی خیال رکھنا ہے کہ ان کو کسی طرح اس قسم کا احساس نہ ہو کہ صرف انہی پر نظر ہے یا کوئی برا سلوک کیا جا رہا ہے۔ جلسہ سالانہ پر شامل ہونے والا ہر شخص حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مہمان ہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے مہمان ہونے کی وجہ سے ہم نے ہر مہمان کو خاص مہمان سمجھنا ہے اور اس کی مہمان نوازی میں بھرپور کوشش کرنی ہے ہر شعبہ کے افسر کو بھی چاہئے کہ اپنے شعبہ سے متعلقہ کیمپوں کو دیکھنے کے لئے کچھ لوگوں کی ڈیوٹی لگا دیں جو اپنے شعبے کے کاموں کی کمی بیشی کا جائزہ لے کر شام کو اپنے افسر کو رپورٹ دیں اس سے جلسہ کے دوران بھی اور آئندہ سال کے جلسہ میں بھی بہتری پیدا کرنے میں مدد ملے گی۔

> حضرت مسیح موعودؑ نے اس طرف توجہ دلاتے ہوئے ایک موقع پر فرمایا تھا کہ لنگر کے مہتمم کو مہمانوں کی ضروریات کا جائزہ لیتے رہنا چاہئے لیکن کیونکہ وہ اکیلا آدمی ہے اس لئے بعض دفعہ خیال نہیں رہتا۔ بعض باتیں نظروں سے اوجھل ہوجاتی ہیں اس لئے دوسرا شخص یاددلا دے اور یاددہانی کے لئے بہترین طریق یہی ہے کہ افسر خود کسی کو اس یاددہانی کے لئے مقرر کریں جو جائزہ لیتا رہے کہ کہاں کہاں کمی ہے۔ امیر غریب کی یکساں مہمان نوازی ہونی چاہئے۔ ایک موقع پر فرمایا کہ جو نئے ناواقف آدمی ہیں یعنی آنے والے مہمان جو پوری طرح واقفیت نہیں رکھتے یہاں بھی کئی نئے مہمان دوسرے ملکوں سے آتے ہیں تو فرمایا کہ یہ ہمارا حق ہے کہ ان کی ہر ایک ضرورت کو مدّنظر رکھیں۔

فرمایا کہ بعض دفعہ کسی کو بیت الخلاء کا بھی پتا نہیں ہوتا تو اسے سخت تکلیف ہوتی ہے اس لئے ضروری ہے کہ مہمانوں کی ضروریات کا بڑا

خیال رکھا جائے۔ آپ نے فرمایا کہ جن لوگوں کو ایسے کاموں کے لئے قائمقام کیا ہے یا مقرر کیا ہے یہ ان کا فرض ہے کہ کسی قسم کی شکایت نہ ہونے دیں کیونکہ لوگ صدہا اور ہزارہا کوس کا سفر طے کر کے صدق اور اخلاق کے ساتھ تحقیق حق کے واسطے آتے ہیں۔

پھر ایک موقع پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا کہ میرے اصول کے موافق اگر کوئی مہمان آوے اور سب وشتم تک بھی نوبت پہنچ جائے تو اس کو گوارا کرنا چاہئے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مہمان نوازی کے معیار کا ذکر لکھنے والے نے ایک دفعہ ذکر لکھا ہے کہ اعلیٰ حضرت حضرت حجۃ اللہ مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام مہمان نوازی کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح اعلیٰ اور زندہ نمونہ ہیں جن لوگوں کو کثرت سے آپ کی صحبت میں رہنے کا اتفاق ہوا وہ خوب جانتے ہیں کہ کسی مہمان کو خواہ وہ سلسلہ میں داخل ہو یا نہ داخل ہو یعنی احمدی ہے یا نہیں ہے ذرا سی بھی تکلیف، حضور کو بے چین کر دیتی ہے کہ مخلصین احباب کے لئے تو اور بھی آپ کی روح میں جوش اور شفقت ہوتا ہے۔ پس یہ جوش اور شفقت ہمیں جلسہ پر آنے والے مہمانوں کے لئے زیادہ سے زیادہ دکھانا چاہئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مہمان کی اہمیت اور احترام کے بارے میں ہمیں کیا ارشاد فرمایا ہے اس بارے میں ایک روایت میں آتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ اور یوم آخرت پر ایمان کے لئے تین باتوں کا کرنا ضروری ہے۔ یہ کہ اچھی بات کہو یا خاموش رہو۔ اپنے پڑوسی کی عزت کرو اور تیسرے یہ کہ اپنے مہمان کا احترام کرو۔

پس مہمان کا احترام بھی اللہ اور یوم آخرت پر ایمان کی شرطوں میں سے ایک شرط ہے۔ اس کے علاوہ اور بہت سی شرائط ہیں یا ایک مؤمن کے ایمان کے اعلیٰ معیار کے لئے ہم کہہ سکتے ہیں کہ مہمان نوازی بھی ایک شرط ہے۔

مہمان نوازی کے ضمن میں یہ بھی بتا دوں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مہمانوں کی دینی حالت کی بہتری اور طبیعت کا بھی خیال فرمایا کرتے تھے چنانچہ ایک روایت میں آتا ہے کہ آپ نے آئے ہوئے مہمانوں کو کھانا وغیرہ کھلانے کے بعد مہمانوں کو ان کی خواہش کے مطابق مسجد میں سونے کے لئے بھیج دیا اور پھر صبح فجر کی نماز کے لئے سب کو جگایا۔ تو جلسہ میں جو شعبہ تربیت ہے وہ بھی اس لئے قائم کیا گیا ہے کہ مہمانوں کو نماز کے لئے بھی توجہ دلاتے رہیں اور فجر اور تہجد کے لئے جگائیں لیکن نرمی اور پیار سے۔ بہرحال یہ چند باتیں تھیں جو مہمانوں کے حوالے سے میں نے کہیں اللہ تعالیٰ سب کارکنان کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے مہمانوں کی احسن رنگ میں خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

خطبہ جمعہ کے آخر میں سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دو مرحومین کی نماز جنازہ غائب پڑھانے کا اعلان فرمایا۔ پہلا جنازہ مکرم سید محمد احمد صاحب ابن حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہے جو 13/جولائی کو قریبا 92 سال کی عمر میں لاہور میں وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ دوسرا جنازہ مکرمہ محمودہ بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری محمد صدیق صاحب بھٹی کا ہے۔ یہ مکرم اصغر علی بھٹی صاحب مبلغ سلسلہ نائیجر کی والدہ تھیں۔ 16/جولائی کو 73 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

❁❁❁

COMPANY NAME: AQS DIGITAL PVT LTD

CONTACT: MUBARAK AHMAD

A/22, SAHEED NAGAR BHUBANESWAR INDIA-751007

PH: 0674-2540396, 2548030

MOB: 9438362671, 9337362671, 9937862671

WWW.LAPTOPSPARESANDSERVICES.COM

EMAIL:INFO@LAPTOPSPARESANDSERVICES.COM

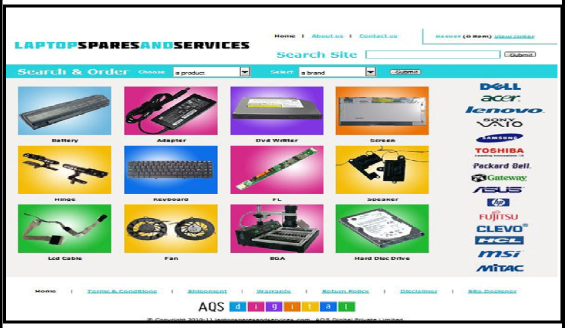

WE ALSO conduct LAPTOP CHIP LEVEL TRAINING

DATA RECOVERY TRAINING

مجھے بیر ہرگز نہیں ہے کسی سے
میں دنیا میں سب کا بھلا چاہتا ہوں
ازطرف: عبدالقیوم ناصر قائد مجلس خدام الاحمدیہ عثمان آباد

Abdul Hai 9916334734

AL-MASROOR

Electrical Work and Publicity

All Types of Function
Lighting Work
Mic Speaker System
&
Electrical Work

Hyderabad Road, Hossali Cross
Opp Parivar Gas Agency, Yadgir-585202

O.A. Nizamutheen Cell : 9994757172

V.A. Zafarullah Sait Cell : 9943030230

O.A.N. Doors & Steels

All types of Wooden Panel Doors, Skin Doors, Veeneer Doors, PVC Doors, PVC Cup boards, Loft & Kitchen Cabinet, TMT Rods, Cements, Cover Blocks and Construction Chemicals.

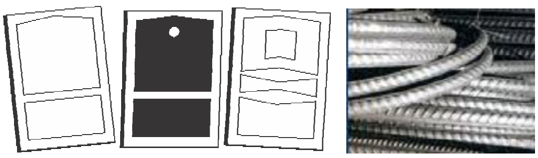

T.S.M.O. Syed Ali Shopping Complex,
#51/4-B, 5, 6, 7 Ambai Road (Near Sbaeena Hospital) Kulavanikarpuram,
Tirunelveli-627 005 (Tamil Nadu)

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ
يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ فِيْهِ وَلَا خُلَّةٌ وَّلَا شَفَاعَةٌ ۗ
وَالْكٰفِرُوْنَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ○ (البقرۃ:255)

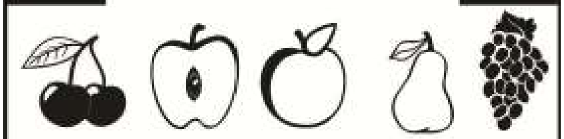

AHMAD FRUIT AGENCY

Commission & Forwarding Agents :
Asnoor, Kulgam (Kashmir)

Hqrt. Dar Fruit Co.
Kulgam
B.O. Ahmad Fruits

Mobiles : 9419049823, 9622584733, 9596285244

Contact (O) 04931-236392
09447136192

C. K. Mohammed Sharief
Proprietor

CEEKAYES TIMBERS
&

C. K. Mubarak Ahmad
Proprietor
Contact : 09745008672

C. K. WOOD INDUSTRIES

VANIYAMBALAM - 679339
DISTT.: MALAPPURAM KERALA

Prop. S. A. Quader
Ph. : (06784) 230088, 250853 (O)
252420 (R)

JYOTI
SAW MILL

Saw Mill Owner
&
Forest Contractor

Kuansh, Bhadrak, Orissa

Mubarak Ahmad
9036285376
9449214164

Feroz Ahmad
8050185504
8197649300

LOVE FOR ALL HATRED FOR NONE

MUBARAK
TENT HOUSE & PUBLICITY

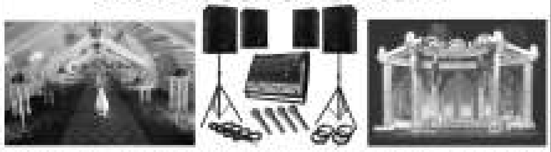

CHAKKARKATTA, YADGIR - 585202, KARNATAKA

Prop. Mahmood Hussain
Cell : 9900130241

MAHMOOD HUSSAIN
Electrical Works

Generator & Motor Rewinding Works
Generator Sales & Service
All Generators & Demolishing Hammer Available On Hire

Near Huttikuni Cross, Market Road, YADGIR

Mohammed Yusuf
Cell : 9902399438, 8546820845
Mail : mmmohammedyousuf@gmail.com
Web : mylinks.co.in

LOVE FOR ALL
HATRED FOR NONE

M.Y.Links

- Tourism Information Centre
- Travel Agencies & Tour Packages
- Home Stay & Hotel Bookings
- Buying & Selling Properties
- Building Construction & Material Supply

Near Chowck, Ganapathi Street, Madikeri - 571201, Kodagu Dist.

ایک ہی نشست میں تین طلاق کی شرعی حیثیت اور عورتوں کے حقوق

(منصور احمد مسرور ایڈیٹر ہفت روزہ بدر)

قسط:1

قارئین کو اچھی طرح علم ہے کہ تقریباً ایک سال سے تین طلاق کو لیکر ملک میں گھمسان مچا ہوا ہے۔ طرح طرح کے بیانات آرہے ہیں۔ ٹی وی پر بحث و مباحثہ کی جنگ چھڑی ہوئی ہے۔ ایسے میں بہتوں کے دل میں، جو زیادہ دینی علم نہیں رکھتے، یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ آخر تین طلاق کے بارے میں صحیح اسلامی نظریہ کیا ہے؟ قرآن وحدیث کی روشنی میں یکبارگی تین طلاق کی کیا حیثیت ہے؟

قبل اس کے کہ تین طلاق پر ہم جماعت احمدیہ کا مؤقف پیش کریں یعنی یہ بتائیں کہ صحیح اسلامی نظریہ قرآن وحدیث کی رُو سے اس تعلق میں کیا ہے، مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اس کو لیکر پورے ملک میں جو ماحول بنا ہوا ہے اس کے بارہ میں مختصراً کچھ عرض کردیں۔

واضح ہو کہ تین طلاق کے کئی معاملات سپریم کورٹ میں زیر سماعت ہیں۔ جے پور کی آفرین رحمٰن، کاشی پور ضلع ادھم نگر اُتراکھنڈ کی سائرہ بانو ،رام پور یوپی کی گلشن پروین، بہار کی عشرت جہاں اور سہارنپور یوپی کی عطیہ صابری وغیرہ نے تین طلاق کے خلاف سپریم کورٹ میں پٹیشن دائر کی ہوئی ہے۔ معاملے کی شروعات گزشتہ سال تب ہوئی جب کاشی پور اُتراکھنڈ کی سائرہ بانو نے شوہر کی طرف سے طلاق دیئے جانے کے بعد سپریم کورٹ میں پٹیشن دائر کی اور تین طلاق اور نکاحِ حلالہ کو چیلنج کیا۔

جون 2016ء میں آر ایس ایس کی ذیلی تنظیم ''راشٹر وادی مسلم مہلا سنگھ'' نے سپریم کورٹ میں ایک عرضداشت داخل کی۔ یہ عرض داشت مسلم پرسنل لاء کو قانون کے دائرے میں لانے کے لئے داخل کی گئی تھی۔ اس کا مقصد ایک سے زیادہ شادی اور تین طلاق جیسی رسموں پر پابندی عائد کرنا تھا۔

سپریم کورٹ نے تین طلاق کو حقوق انسانی کا مسئلہ قرار دیتے ہوئے کہا کہ وہ اس کے ہر پہلو پر غور کرے گا اور اس معاملہ کو حساس جانتے ہوئے اسے ججوں کی پانچ رُکنی بنچ کے سپرد کردیا۔ ان پانچ ججوں کا تعلق پانچ مختلف مذاہب سے ہے۔ ان کے نام یہ ہیں۔ 1۔ چیف جسٹس جگدیش سنگھ کھیہر (سکھ مذہب) 2۔ کورین جوسف (عیسائی مذہب) 3۔ آر۔ایف۔نریمن (پارسی مذہب) 4۔ یُو۔ یُو۔ لِلِت (ہندو مذہب) 5۔ عبد النظیر (مذہب اسلام)

قارئین کو بتادیں کہ برسرِ اقتدار حکومت تین طلاق کے خلاف ہے۔ مرکزی وزیر برائے قانون شری روی شنکر پرساد نے کہا تھا کہ حکومت تین طلاق پر کوئی بڑا فیصلہ لے سکتی ہے۔ نیز کہا کہ حکومت مذہب کا احترام کرتی ہے مگر عبادت اور سماجی بُرائی ساتھ ساتھ نہیں چل سکتے۔ یوپی کے حالیہ انتخابات میں تو بی جے پی نے تین طلاق کو باقاعدہ اپنے انتخابی منشور میں شامل کیا تھا اور انتخابی مہم کے دوران کانگریس اور سماج وادی پارٹی کو چیلنج کیا تھا کہ تین طلاق کے معاملہ میں یہ دونوں پارٹیاں اپنا مؤقف واضح کریں۔

مرکزی حکومت جو تین طلاق کے خلاف ہے، اس کی جانب سے سپریم کورٹ میں چار سوالات پیش کئے گئے۔

(1) ایک یہ کہ مذہبی آزادی کے حق کے تحت تین طلاق، حلالہ اور ایک

سے زیادہ شادی کی اجازت آئین کے تحت دی جاسکتی ہے یا نہیں؟

(2) دوسرا سوال یہ کہ برابری کا حق اور وقار کے ساتھ زندگی بسر کرنے کا حق اور مذہبی آزادی کے حقوق میں اوّلیت کس کو دی جائے گی؟

(3) تیسرا سوال یہ کہ پرسنل لاء کو آئین کے آرٹیکل 13 کے تحت قانون مانا جائے گا یا نہیں؟

(4) چوتھا سوال یہ کہ کیا تین طلاق، نکاح، حلالہ اور ایک سے زیادہ شادی، ان بین الاقوامی قوانین کے تحت صحیح ہیں جس پر ہندوستان نے بھی دستخط کئے ہیں؟

سپریم کورٹ نے تین طلاق، کثرت ازدواج اور حلالہ کے متعلق حکومت ہند سے اس کا موقف اور سفارشیں طلب کی تھیں۔ حکومت نے سپریم کورٹ کے سامنے تین طلاق کے خلاف اپنا یہ موقف رکھا کہ تین طلاق مسلم خواتین کی نفسیات پر اثر ڈالتی ہے اس لئے اسے ختم کیا جانا چاہئے۔ تین طلاق مسلم خواتین کے وقار اور سماجی اسٹیٹس پر اثر ڈالتی ہے اس کی وجہ سے مسلم خواتین کو جو بنیادی آئینی حقوق ملے ہیں اس کی خلاف ورزی بھی ہوتی ہے۔ تین طلاق کو رسمی عمل قرار دیتے ہوئے کہا گیا کہ اس کی وجہ سے خواتین کو ان کے طبقہ کے مردوں اور دوسرے طبقے کی عورتوں کے مقابلے میں بہت زیادہ استحصال کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ کہا گیا کہ ملک کی کل آبادی میں مسلم خواتین 8 فیصد ہیں لیکن تین طلاق کے خوف سے ملک کی اتنی بڑی آبادی خود کو غیر محفوظ تصور کرتی ہے۔

7-اکتوبر 2016 کو لاء کمیشن آف انڈیا کے صدر ڈاکٹر جسٹس بی ایس چوہان سابق جج سپریم کورٹ آف انڈیا کی جانب سے 16 سوالات پر مشتمل ایک سوالنامہ جاری کیا گیا جس کے تحت تین طلاق، ایک سے زیادہ شادی، نان ونفقہ اور وراثت سے متعلق سوالات پر عوام کی رائے مانگی گئی اور اس کے لئے 45 دن کا وقت دیا گیا۔

لاء کمیشن نے اپنے سوالات کے شروع میں آرٹیکل 44 کا حوالہ دیا ہے کہ آئین کے اس دفعہ کے تحت کہا گیا ہے کہ پورے ملک کے شہریوں کے لئے یکساں سول کوڈ کی کوشش کی جانی چاہئے۔ چنانچہ حکومت نے لاء کمیشن کو اس بارے غور وفکر کے لئے کہا ہے۔ لاء کمیشن کا کہنا ہے کہ حکومت اس سوالنامہ کے ذریعہ یکساں سول کوڈ کے تعلق سے صحتمند بحث کرانا چاہتی ہے۔

سوالنامہ کے تعلق سے بتانا ضروری ہے کہ ہر سوال کے جواب کے طور پر دو یا تین آپشن دیئے گئے ہیں۔ زیادہ تر سوالوں کے جواب Yes اور No میں مانگے گئے ہیں۔ بعض سوالات کی وضاحت کیلئے دو دو لائنوں کی جگہ چھوڑی گئی ہے۔ مثلاً سوال نمبر 4 میں پوچھا گیا ہے:

4. Will uniform civil code or codification of personal law and customary practices ensure gender equality? a. Yes b.No

یعنی کیا یکساں سول کوڈ یا پھر پرسنل لاء کو کوڈیفائی کرنے سے اور یا مذہبی رسم ورواج عورتوں اور مردوں کے درمیان برابری پیدا کرے گی؟

5. Should the uniform civil code be optional? a. Yes b. No

یعنی کیا یکساں سول کوڈ optional ہونا چاہئے؟

حکومت 7 عائلی معاملات میں یونیفارم سول کوڈ لانا چاہتی ہے۔ (1) شادی۔ (2) طلاق۔ (3) گود لینے کے اصول۔ (4) بچوں کی تحویل اور ان کی کفالت۔ (5) نان ونفقہ۔ (6) وراثت۔ (7) ترکہ

لاء کمیشن آف انڈیا کے سوال نامہ جاری کرنے کے بعد سیاسی ماحول بہت گرم ہوگیا۔ طرح طرح کے بیانات آنے لگے۔ مسلم پرسنل لاء بورڈ نے سوالنامہ کے بائیکاٹ کا اعلان کیا اور کہا کہ اس کا جواب نہیں

دیا جائے گا۔ یہ سوال جانبدارانہ ہے اور اس کے ذریعہ سے حکومت ہم پر یکساں سول کوڈ تھوپنا چاہتی ہے۔

واضح ہو کہ مسلم پرسنل لاء بورڈ تین طلاق کے خلاف سپریم کورٹ میں دائر پٹیشنوں میں ایک فریق ہے۔ اس نے سپریم کورٹ کی طرف سے پوچھے گئے سوالوں کے جواب میں اپنا مؤقف واضح کرتے ہوئے کہا ہے کہ شرعی قوانین قرآن وحدیث پر مبنی ہیں جن میں تبدیلی ممکن نہیں ہے اور ان کی قانونی حیثیت کو سپریم کورٹ طے نہیں کرسکتا۔ بورڈ نے کہا کہ سماجی اور معاشرتی اصلاحات کے نام پر مسلم پرسنل لاء میں کسی بھی طرح کی ترمیم نہیں کی جاسکتی لہٰذا سپریم کورٹ کو چاہئے کہ وہ اس مقدمہ کو ختم کردے۔ بورڈ نے کہا کہ قرآن وحدیث کی روشنی میں تین طلاق جائز ہے البتہ حلالہ کی موجودہ شکل غیر اسلامی اور غیر شرعی ہے۔ نیز کہا کہ تین طلاق سے متعلق دیگر ممالک میں رائج قوانین کو معیار کے طور پر تسلیم نہیں کیا جاسکتا۔

یہ بھی بتاتے چلیں کہ آل انڈیا مسلم ویمنس پرسنل لاء بورڈ (اے۔آئی۔ایم۔ڈبلیو۔پی۔ایل۔بی) نے سپریم کورٹ میں داخل کئے گئے حلف نامہ اور تین طلاق کی حمایت میں پیش کئے گئے مسلم پرسنل لاء بورڈ کے مؤقف پر تنقید کرتے ہوئے اس کی مخالفت کی ہے۔ خواتین مسلم پرسنل لاء بورڈ نے کہا کہ مردوں کے غلبہ والے مسلم پرسنل لاء بورڈ کا یہ رجعت پسندانہ اقدام ہے۔

مسلم پرسنل لاء کے دفاع میں آل انڈیا مسلم پرسنل لاء بورڈ کی متعدد میٹنگیں ہوئیں۔ بورڈ نے ہندوستان کے بڑے بڑے شہروں میں مسلم پرسنل لاء کے حق میں بیسیوں بڑے بڑے جلسے کئے جس میں مسلم علماء نے تقاریر کیں۔ بیداری مہم کے تحت عوام الناس میں بیداری پیدا کرنے کے لئے اجلاسات ہوئے جس میں لوگوں سے اپیل کی گئی کہ زیادہ سے زیادہ دینی امور سے آگاہی حاصل کریں۔ اور یہ بھی درخواست کی گئی کہ مسلمان مرد اپنی بیوی کو ایک ہی نشست میں تین طلاق نہ دے تاکہ دوسروں کو بولنے کا موقع نہ ملے۔ نیز بورڈ کی طرف سے اعلان کیا گیا کہ ایک ہی نشست میں تین طلاق دینے والے کا سماجی بائیکاٹ کیا جائے۔ بیداری مہم کے تحت عورتوں نے بھی جگہ جگہ جلسے کئے۔

آل انڈیا مسلم پرسنل لاء بورڈ کی طرف سے پرسنل لاء کے حق میں ایک دستخطی مہم چلائی گئی جس کے تحت پانچ کروڑ لوگوں نے دستخط کئے جس میں پونے تین کروڑ عورتوں نے دستخط کئے۔ یہ مہم اس لئے چلائی گئی تاکہ حکومت کو بتایا جاسکے کہ مسلمان، مسلم پرسنل لاء میں کسی قسم کی کوئی تبدیلی نہیں چاہتے۔

جمعیۃ علماء ہند نے اس کے جنرل سیکرٹری مولانا محمود مدنی کی صدارت میں جمعیۃ لاء انسٹی ٹیوٹ کا قیام کیا تاکہ تین طلاق وغیرہ مسائل کو لیکر مسلمانوں کو جس رنگ میں نشانہ بنایا جارہا ہے اس سے بہتر رنگ میں نپٹا جاسکے۔ اس سلسلہ میں منعقدہ تقریب میں متعدد صوبوں کے مفتیان اور وکلاء نے شرکت کی۔ اے۔ ایم۔ احمدی سابق چیف جسٹس نے اس تقریب میں تین طلاق کے حوالے سے کہا کہ:

''اس پر سب کو سر جوڑ کر بیٹھنا چاہئے اور متحدہ طور پر فیصلہ کرنا چاہئے۔ نیز اس کا کوئی حل نکالنا چاہئے''

جسٹس اے۔ایم احمدی کا یہ بیان قابل غور ہے۔

11 مئی 2017 کو سپریم کورٹ میں ایک بار پھر شنوائی شروع ہوئی۔ پانچ رُکنی بنچ نے یہ واضح کیا کہ سماعت محض تین طلاق پر ہوگی۔ ایک سے زیادہ شادیوں پر شنوائی نہیں ہوگی۔ ہاں اگر ضرورت پڑی تو حلالہ پر شنوائی ہوسکے گی۔ شنوائی کے دوران بنچ نے کہا کہ اگر ہم کو لگے گا کہ

تین طلاق مذہب کا حصہ ہے تو ہم اس میں دخل نہیں دیں گے۔ 11 مئی کی شنوائی میں چیف جسٹس نے تین طلاق کے متعلق کچھ اس طرح کے سوالات پوچھے: کیا تین طلاق اسلام کا اٹوٹ حصہ ہے؟ کیا عدالت اس میں دخل دے سکتی ہے؟ کیا تین طلاق کو مقدس مانا جائے؟ اور کیا اس سے بنیادی حقوق کی خلاف ورزی ہو رہی ہے؟ اگلے روز 12 مئی کی شنوائی میں جے ایس کھیہر کی صدارت والی پانچ رکنی بنچ نے سماعت کے دوران تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ تین طلاق شادی توڑنے کا نہایت ہی بدتر اور ناپسندیدہ طریقہ ہے۔ آگے کی شنوائی میں مرکز کی طرف سے دلیل پیش کرتے ہوئے اٹارنی جنرل مکل روہتگی نے کہا کہ اگر سعودی عرب، ایران، عراق سمیت 25 ممالک میں تین طلاق ختم ہوسکتا ہے تو بھارت میں ایسا کیوں نہیں ہوسکتا۔

پانچ رُکنی بنچ نے تین طلاق پر شنوائی مکمل کر لی ہے اور فیصلہ محفوظ رکھ لیا ہے۔ پرسنل لاء بورڈ کے جنرل سیکرٹری مولانا ولی رحمانی نے کہا ہے کہ عدالت کا جو بھی فیصلہ ہوگا ہم اسے تسلیم کریں گے۔

ملک میں تقریباً ایک سال سے چل رہے گھمسان کا نہایت اختصار کے ساتھ پس منظر اور خلاصہ بیان کرنے کے بعد اب ہم اپنا اصل مدعا بیان کریں گے۔ یعنی یہ کہ ایک ہی نشست میں تین طلاق کی شرعی حیثیت کیا ہے؟

یعنی تین طلاق اسلامی نقطہ نگاہ سے درست ہے یا نہیں اور اگر کوئی ایک ہی نشست میں اپنی بیوی کو تین طلاق دے دے تو اس پر کیا حکم لاگو ہوگا۔ نیز طلاق کا اسلامی طریقہ کیا ہے۔

پیارے آقا سیّدنا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم، جن پر قرآن مجید جیسی مکمل و عظیم شریعت نازل ہوئی، اور جو قرآنی تعلیمات کو سب سے زیادہ اور سب سے بہتر سمجھنے والے تھے آپ کی تعلیم کے مطابق ایک ہی نشست میں دی گئی تین طلاقوں کی اسلام میں کوئی شرعی حیثیت نہیں۔ جماعتِ احمدیہ ایسے غیر شرعی فعل کو یقیناً ناپسندیدگی کی نگاہ سے دیکھتی ہے اور اس پر افسوس کا اظہار کرتی ہے۔

صرف ایک طلاق ہی کا معاملہ نہیں اکثر مسلمان آج طرح طرح کے شرک و بدعات اور ضلالت و گمراہی میں ڈوب چکے ہیں جن کا شریعت سے کوئی دُور کا بھی واسطہ نہیں ایسے وقت میں مسلمانوں کو خصوصاً اور پوری انسانیت کو عموماً اندھیروں سے نکالنے کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق جس ریفارمر، امام مہدی و مسیح موعود، اور کلکی اوتار نے آنا تھا وہ آچکا ہے اور وہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام ہیں جنہوں نے 1889 میں جماعت احمدیہ کی بنیاد رکھی اور ایک انتہائی نیک و پاک لوگوں کی جماعت پیدا کی جو اسلامی تعلیم کا بالکل صحیح اور حقیقی نمونہ ہے۔ پس آج اسلام کا صحیح چہرہ جماعت احمدیہ کی صورت میں دیکھا جاسکتا ہے۔ آج دُنیا کا چین و امن اسی مصلح، ریفارمر، اور اس کی جماعت سے وابستگی سے وابستہ ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :

اب اسی گلشن میں لوگو راحت و آرام ہے
وقت ہے جلد آؤ اَے آوارگانِ دشتِ خار

ایک ہی نشست میں یعنی یکدفعہ تین طلاق بول کر نکاح توڑنے کی اجازت شریعت ہرگز نہیں دیتی۔ اہل حدیث ایک ہی نشست میں دی گئی تین طلاق کو تین نہیں تسلیم کرتے بلکہ ایک تسلیم کرتے ہیں جبکہ احناف اسے تین تسلیم کرتے ہیں اور اس پر دائمی جدائی کا فتویٰ لگاتے ہیں۔ حالانکہ بالاتفاق تمام احناف یہ تسلیم کرتے ہیں کہ ایک ہی نشست میں دی گئی تین طلاق، طلاق بدعت ہے اور اس طرح طلاق دینے والا گناہ گار ہوتا ہے۔ لیکن اس کے باوجود یہ مانتے ہیں کہ اس طرح تین طلاق ہوجاتی

ہےاورشوہراور بیوی میں دائمی جدائی ہوجاتی ہے۔

حنفیوں کی بہت ہی مشہور کتاب ''قدوری'' میں، جوتقریباً تمام مدارس میں پڑھائی جاتی ہے،طلاق کے بارے میں ''کتاب الطلاق'' میں لکھا ہے:

اَلطَّلَاقُ عَلٰى ثَلٰثَةِ اَوْجُهٍ اَحْسَنُ الطَّلَاقِ وَطَلَاقُ السُّنَّةِ وَطَلَاقُ الْبِدْعَةِ -اَحْسَنُ الطَّلَاقِ اَنْ يُّطَلِّقَ الرَّجُلُ اِمْرَاَتَهٗ تَطْلِيْقَةً وَاحِدَةً فِيْ طُهْرٍ وَاحِدٍ لَمْ يُجَامِعْهَا فِيْهِ وَيَتْرُكَهَا حَتّٰى تَنْقَضِيَ عِدَّتَهَا-وَطَلَاقُ السُّنَّةِ اَنْ تُطَلَّقَ الْمَدْخُوْلُ بِهَا فِيْ ثَلٰثَةِ اَطْهَارٍ -وَطَلَاقُ الْبِدْعَةِ اَنْ يُّطَلِّقَهَا ثَلٰثًا بِكَلِمَةٍ وَاحِدَةٍ اَوْ ثَلٰثًا فِيْ طُهْرٍ وَاحِدٍفَاِذَا فَعَلَ ذٰلِكَ وَقَعَ الطَّلَاقُ وَبَانَتْ اِمْرَاَتَهٗ مِنْهُ وَكَانَ عَاصِيًا-

یعنی طلاق کی تین قسمیں ہیں۔ طلاق احسن۔ طلاق سنت۔ طلاق بدعت۔طلاق احسن یہ ہے کہ مرد اپنی بیوی کوطہر کی حالت میں صرف ایک ہی طلاق دے ، ایسے طہر میں جس میں کہ اس نے اس سے مباشرت نہ کی ہواور پھرکوئی طلاق نہ دے یہاں تک کہ عدت گزر جائے۔اورطلاق سنت یہ ہے کہ تین طہر میں تین طلاق دی جائے۔اور طلاق بدعت یہ ہے کہ ایک دم میں تین طلاق دے دی جائے۔اس صورت میں طلاق واقع ہوجائے گی اور یہ طلاق مغلظہ یا بتہ ہوگی اور خاوند گناہگار ہوگا۔

اب ظاہر ہے کہ ایک ہی وقت میں دی گئی تین طلاق نہ تو طلاق اَحسن ہےاورنہ طلاق سنت ہے بلکہ طلاق بدعت ہے۔اور بدعت کا شریعت سے کوئی تعلق نہیں۔ بدعت تو گمراہی ہے۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نےفرمایا:

فَاِنَّ خَيْرَ الْحَدِيْثِ كِتَابُ اللهِ وَخَيْرَ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَشَرَّ الْاُمُوْرِ مُحْدَثَاتُهَا وَكُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ (مسلم کتاب الجمعۃ باب تخفیف الصلوٰۃ والخطبۃ)

حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہترین بات اللہ کی کتاب ہےاور بہترین طریق محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کا طریق ہے۔ بدترین فعل دین میں نئی نئی بدعات کو پیدا کرنا ہے۔ ہر بدعت گمراہی کی طرف لے جاتی ہے۔

احناف کوصحابی رکانہ رضی اللہ عنہ والی حدیث کا اچھی طرح علم ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کی دی ہوئی ایک ہی نشست میں تین طلاق کے متعلق کہا کہ یہ دراصل ایک طلاق ہےتم رجوع کرلو۔لیکن اس کے باوجود احناف اس حدیث سے استدلال نہیں کرتے ،تعجب ہے!

احناف حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اُس فیصلہ کو اپنے مؤقف کی تائید میں پیش کرتے ہیں جس میں آپؓ نے فرمایا تھا کہ آئندہ اگرکوئی ایک ہی نشست میں تین طلاق دے گا تو ہم اُسے تین ہی مانیں گے۔تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ جب ایک ہی مجلس میں تین طلاق دینے کا چلن بڑھ گیا جو کہ صریح قرآن و حدیث کے منشاء کے خلاف ہےتو سیّدنا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے صحابہ رضوان اللہ علیہم سے مشورہ کے بعد یہ فیصلہ صادر فرمایا کہ آئندہ ایک ہی مجلس دی گئی تین طلاقیں تین ہی مانی جائیں گی۔ پھر ایسے شخص کو رُجوع کا موقع نہیں دیا جائے گا اور ایسی طلاق، طلاق بتہ شمار ہوگی۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سزا کے رنگ میں یہ فیصلہ صادر فرمایا تا لوگ شریعت کو مذاق نہ بنائیں۔حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پورے زمانہ خلافت میں اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت کے ابتدائی دوسالوں تک اگرکوئی ایک ہی مجلس میں اپنی بیوی کو تین طلاق دے دیتا تھا تو اُسے ایک شمار کرتے ہوئے مرد کو رجوع کا موقع دیا جاتا تھا۔لیکن جیسا کہ ذکر کیا گیا ایک ہی مجلس میں تین طلاق

قرآن وحدیث کے حکم کی صریح خلاف ورزی اور شریعت سے کھلواڑ ہے۔ سیّدنا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کی روک تھام کیلئے یہ قدم اُٹھایا کہ اکٹھے دی گئی تین طلاق کو آئندہ تین ہی مانا جائے گا اور میاں بیوی میں دائمی جدائی ہوگی اور ایسا شخص بعد میں خواہ کتنا پچھتائے اُسے رجوع کا موقع نہیں دیا جائے گا تاکہ لوگ سبق سیکھیں اور شریعت سے کھیلنا بند کریں۔ صحیح مسلم کتاب الطلاق میں یہ روایت ہے:

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ الطَّلَاقُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبِيْ بَكْرٍ وَسَنَتَيْنِ مِنْ خِلَافَةِ عُمَرَ، طَلَاقُ الثَّلَاثِ وَاحِدَةً - فَقَالَ عُمَرُ ابْنُ الْخَطَّابِ اِنَّ النَّاسَ قَدِ اسْتَعْجَلُوْا فِيْ اَمْرٍ قَدْ كَانَتْ لَهُمْ فِيْهِ اَنَاةٌ فَلَوْ اَمْضَيْنَاهُ عَلَيْهِ فَاَمْضَاهُ عَلَيْهِمْ -

(صحیح مسلم کتاب الطلاق، باب طلاق الثلاث)

ترجمہ:: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت کے ابتدائی دو سالوں میں تین طلاقیں ایک ہی شمار ہوتی تھیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ لوگوں نے طلاق کے معاملہ میں جلدی کی ہے حالانکہ انہیں اس بارے میں مہلت دی گئی تھی۔ پس کیوں نہ ہم ایسے جلد باز لوگوں پر ان کی طرف سے ایک ہی مجلس میں دی گئی تین طلاقوں کو تین کے طور پر ہی جاری کر دیں۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایسا ہی کیا۔

احناف حضرت عمرؓ کے اس فیصلہ سے استدلال کرتے ہیں کہ ایک ہی وقت میں دی گئی تین طلاقیں تین ہوجاتی ہیں۔ احناف کے بالمقابل ایک طبقہ اہل علم کا یہ کہنا ہے کہ حضرت عمرؓ کا یہ فیصلہ تعزیر کے رنگ میں تھا اور وقتی تھا۔ دائمی اور تا قیامت قابل عمل صرف قرآنی تعلیم ہے۔

جماعت احمدیہ کا بھی یہی مؤقف ہے۔ چنانچہ فقہ احمدیہ پرسنل لاء میں لکھا ہے کہ:

''یہ بات مُستند روایات سے ثابت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکرؓ کے سارے عہدِ خلافت اور حضرت عمرؓ کے عہدِ خلافت کے ابتدائی دَور میں ایک مجلس میں دی گئی تین طلاقیں ایک طلاق متصوّر ہوتی تھیں۔ لیکن حضرت عمرؓ نے جب یہ محسوس فرمایا کہ شریعت کی دی گئی ایک سہولت کو بعض نادان لوگوں نے مذاق بنالیا ہے تو یہ حکم صادر فرمایا کہ لوگوں کی اس جلد بازی پر گرفت کی جائے اور اس طرح کی دی ہوئی تین طلاقوں کو تین ہی متصوّر کیا جائے تاکہ لوگوں کو تنبیہ ہو مگر حضرت عمرؓ کا یہ حکم تعزیر کا رنگ رکھتا ہے اور اسے دائمی حکم قرار نہیں دیا جاسکتا۔''

(فقہ احمدیہ پرسنل لاء صفحہ 80)

ایک مسلمان مرد کو شریعت تین طلاق کا حق ضرور دیتی ہے لیکن ایک ہی نشست میں تین طلاق کے استعمال کا حق نہیں دیتی بلکہ تین الگ الگ موقعوں پر استعمال کا حق دیتی ہے۔

دراصل مرحلہ وار تین طلاق کا حق مرد پر شریعت کا ایک بڑا احسان ہے کہ دائمی جدائی سے پہلے مرد کو بار بار سوچنے اور سمجھنے کا موقع دیا گیا ہے۔ تین طلاق کے نتیجہ میں شریعت نے یہ موقع فراہم کیا ہے کہ نادانی اور غلطی میں اُٹھائے ہوئے قدم کو واپس لینے کی گنجائش موجود رہے۔ طلاق کے بعد اگر پچھتاوا اور افسوس ہو تو اصلاح کا کم از کم ایک موقع ہاتھ میں رہے ورنہ پھر شریعت پر بجائے خود یہ ایک بڑا اعتراض ہوتا کہ پچھتاوے کے بعد اس نے اصلاح کا کوئی موقع نہیں رکھا۔ لیکن شریعت کے اس احسان کو جاہل علماء اور عوام نے مذاق، اور ایک رحمت کے حکم کو اپنے لئے زحمت بنا دیا۔

نکاح ایک انتہائی مقدس معاہدہ ہے۔ شریعت کا ہرگز یہ منشاء نہیں کہ

اس مقدس معاہدہ کو معمولی معمولی باتوں اور ادنیٰ ادنیٰ جھگڑوں کے نتیجہ میں توڑ دیا جائے۔ ہاں انتہائی مجبوری کی حالت میں جبکہ کسی بھی صورت میں میاں بیوی کا ایک ساتھ رہنا ممکن نہ ہو، شریعت نے اس معاہدہ کو ختم کرنے کی اجازت دی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے طلاق کو سخت ناپسند فرمایا ہے۔ آپؐ کا ارشادِ گرامی ہے:

اَبْغَضُ الْحَلَالِ اِلَی اللّٰہِ الطَّلَاق

(ابوداؤد کتاب الطلاق باب فی کراھیۃ الطلاق)

کہ جائز اور حلال چیزوں میں اللہ تعالیٰ کو جو چیز سب سے زیادہ ناپسند ہے وہ طلاق ہے۔

ہم مکرر عرض کر دیتے ہیں کہ نکاح کے نتیجہ میں مرد کو تین طلاق کا حق ضرور ملتا ہے لیکن شریعت مرد کو یہ اجازت نہیں دیتی کہ وہ ایک ہی وقت میں اپنی بیوی کو تین طلاق دے دے۔ جب کوئی مسلمان مرد اپنی بیوی کو طلاق دینا چاہے تو صرف ایک ہی طلاق دے۔ اور زبانی یا تحریری طور پر بیوی کو طلاق کی اطلاع دے اور اس پر گواہ مقرر کرے۔ اطلاع ملنے کے بعد طلاق کے نفاذ کی ابتدا ہو جاتی ہے یعنی طلاق کا عمل شروع ہو جاتا ہے۔ اب مرد کے لئے تین ماہ کی مہلت ہے ان تین ماہ کے اندر وہ چاہے تو اپنی دی ہوئی طلاق واپس لے لے یعنی طلاق سے رجوع کر لے جسے فقہی اصطلاح میں طلاق رجعی کہتے ہیں اور اگر رجوع نہ کرے تو تین ماہ کے ختم ہوتے ہی طلاق واقع ہو جائے گی جسے فقہی اصطلاح میں طلاق بائن کہتے ہیں۔ بائن طلاق کا مطلب ہے وہ طلاق جو واقع ہو چکی ہے اور شوہر کے لئے رجوع کا کوئی موقع باقی نہیں رہا۔ البتہ مرد نئے نکاح کے ساتھ دوبارہ اُس بیوی کو اپنا سکتا ہے۔ اس طرح ہر دو صورت میں مرد کی طرف سے ایک طلاق واقع ہوگی خواہ اس نے رجوع کر لیا ہو تب بھی، اور خواہ رجوع نہ کیا ہو اور طلاق بائن ہو گئی ہو تب بھی۔

طلاق دینے کا یہ شرعی طریق ہے جو اُوپر بیان کیا گیا ہے۔ اوّل تو تحریری یا زبانی طلاق دینے سے پہلے مرد کو کئی ایسے مراحل سے گزرنا پڑتا ہے جس میں صلح کی بھرپور کوشش کی جاتی ہے جیسے تحکیم کی کارروائی ہے۔ اور جب مرد طلاق دے چکتا ہے تب بھی اسے تین ماہ کی مہلت غور وفکر کے لئے ملتی ہے جس عرصہ میں وہ اپنی دی ہوئی طلاق واپس لے سکتا ہے۔ شریعت کا یہی منشا ہے کہ طلاق ایک ایک کر کے دی جائے اور الگ الگ وقتوں میں بہت ہی سوچ بچار کے بعد انتہائی ضرورت کے تحت دی جائے۔ وگرنہ تین تو کیا تین لاکھ طلاق کا حق بھی اگر مل جائے تو بھی کوئی فائدہ نہیں اگر وہ ایک ہی وقت میں دے دی جائیں۔ ذرا غور فرمائیے کہ اگر شریعت کا منشا ہوتا کہ تین طلاقیں اکٹھی بھی دی جاسکتی ہیں تو پھر طلاق ایک ہی کافی تھی تین کی کیا ضرورت تھی؟ اگر تین طلاق اکٹھی ایک ہی نشست میں دی جائیں اور یہ مان لیا جائے کہ تینوں کی تینوں واقع ہو گئیں جیسا کہ بعض فرقے مانتے ہیں، پھر غلطی اور ندامت کی صورت میں اصلاح کی اور واپسی کی کوئی صورت باقی نہیں رہتی۔ اور اس طرح شریعت پر ایک الزام عائد ہوتا ہے کہ اس نے واپسی کا کوئی راستہ کُھلا نہیں رکھا۔ پس قرآن وحدیث کی رُو سے اکٹھی تین طلاق کی کوئی شرعی حیثیت نہیں۔ اگر کوئی نادانی اور جہالت میں اکٹھی تین طلاق دے دے تو وہ ایک ہی تسلیم ہوگی تین نہیں۔

قرآن مجید میں واضح ارشاد موجود ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اَلطَّلَاقُ مَرَّتٰنِ ۪ فَاِمۡسَاکٌۢ بِمَعۡرُوۡفٍ اَوۡ تَسۡرِیۡحٌۢ بِاِحۡسَانٍ ؕ کہ وہ طلاق جس میں رجوع ہو سکے دو مرتبہ ہے۔ صحابہ نے پوچھا یا رسول اللہ تیسری طلاق کہاں ہے؟ فرمایا تیسری طلاق کا ذکر فَاِمۡسَاکٌۢ بِمَعۡرُوۡفٍ اَوۡ تَسۡرِیۡحٌۢ بِاِحۡسَانٍ میں ہے۔ یہاں مَرَّتٰنِ کا مطلب ہی یہی ہے کہ

مَرَّةً بَعْدَ مَرَّةٍ یعنی باری باری دو الگ الگ موقعوں پر دو طلاق دی جائے اور تیسری طلاق کے بعد دائمی جدائی ہوگی پھر وہ میاں بیوی کبھی بھی آپس میں نکاح نہیں کر سکیں گے جب تک کہ قرآن مجید کا حکم حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهٗ پورا نہ ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

’’اگر تین طلاق ایک ہی وقت میں دی گئی ہوں تو اس خاوند کو یہ فائدہ دیا گیا ہے کہ وہ عدّت گذرنے کے بعد بھی اس عورت سے نکاح کر سکتا ہے کیونکہ یہ طلاق ناجائز طلاق تھی۔ دراصل قرآن شریف میں غور کرنے سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ کو یہ امر نہایت ہی ناگوار ہے کہ پُرانے تعلقات والے خاوند اور بیوی آپس کے تعلقات کو چھوڑ کر الگ الگ ہو جاویں یہی وجہ ہے کہ اس نے طلاق کے واسطے بڑی بڑی شرائط لگائی ہیں۔ وقفہ کے بعد تین طلاق کا دینا اور ان کا ایک ہی جگہ رہنا وغیرہ یہ اُمور سب اس واسطے ہیں کہ شاید کسی وقت اُن کے دِلی رنج دُور ہو کر آپس میں صلح ہو جاوے...... خدا تعالیٰ فرماتا ہے اَلطَّلَاقُ مَرَّتٰنِ (البقرہ:230) یعنی دو دفعہ کی طلاق ہونے کے بعد یا اسے اچھی طرح سے رکھ لیا جاوے یا احسان سے جُدا کر دیا جاوے۔ اگر اتنے لمبے عرصہ میں بھی انکی آپس میں صلح نہیں تو پھر ممکن نہیں کہ وہ اِصلاح پذیر ہوں۔‘‘

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 213، ایڈیشن 2003، مطبوعہ قادیان)

بے شک بعض فرقوں نے اکٹھی دی ہوئی تین طلاقوں کو تین تسلیم کیا ہے اور اسے طلاق بتّہ مانا ہے یعنی ایسے شوہر اور بیوی کے درمیان دائمی جدائی ہو جاتی ہے لیکن یہ اسلامی تعلیم کے سراسر خلاف ہے۔ جب انسان ایک قدم غلط اُٹھاتا ہے تو پھر اس کا اگلا قدم بھی غلط ہی پڑتا ہے۔ چنانچہ ایسی بدعات کے اپنانے کے نتیجہ میں مسلمانوں میں حلالہ جیسی نہایت گندی اور شرمناک رسم پیدا ہو گئی۔ نام نہاد علماء معصوم اور لاعلم عوام کو تباہی کے گڑھے کی طرف ہانک رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں عقل اور سمجھ دے اور یہ زمانے کے امام مسیح و مہدی کو مان کر اپنی دنیا و آخرت سنوارنے والے بنیں۔

مسلم جماعت احمدیہ عالمگیر ہر قسم کی بدعات اور غلط رسم و رواج کے سخت خلاف ہے۔ طلاق کے تعلق سے صحیح اسلامی تعلیم یہ ہے۔ جماعت احمدیہ کی فقہ کی کتاب ’’فقہ احمدیہ پرسنل لاء‘‘ کے صفحہ 78 پر صاف لکھا ہے:

’’فقہ احمدیہ......ایک نشست میں تین طلاق کے اِستعمال اور اس کے اثر کو تسلیم نہیں کرتی اور اِس بات پر زور دیتی ہے کہ جس بات کو شریعت نے ’’تین بار‘‘ پر موقوف کیا ہے وہ تین مختلف اَوقات میں ہی ہونی چاہئے‘‘

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رکانہ بن عبد یزید رضی اللہ عنہ نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے دیں پھر اپنے اس فعل پر بہت نادم ہوئے۔ راوی کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے دریافت فرمایا کہ تم نے طلاق کس طرح دی ہے؟ رکانہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ تین طلاقیں دی ہیں۔ آپ نے دریافت فرمایا کہ کیا ایک ہی مجلس میں؟ انہوں نے جواب دیا ہاں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ تو ایک طلاق ہوئی اگر تم چاہتے ہو تو رجوع کرلو۔

(مسند احمد جلد 4 صفحہ 215 مؤسسۃ الرّسالہ بیروت، نیز دیکھئے فقہ احمدیہ پرسنل لاء صفحہ 80)

اسی طرح حدیث میں آتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک شخص کے بارے میں بتایا گیا کہ اس نے اپنی بیوی کو اکٹھی تین طلاقیں دے

دی ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بہت ناراض ہوئے اور فرمایا: اَ یَلْعَبُ بِکِتَابِ اللّٰہِ وَاَنَا بَیْنَ اَظْہُرِکُمْ یعنی کیا وہ کتاب اللہ سے کھلواڑ کرتا ہے جبکہ مَیں ابھی تم میں موجود ہوں۔

(سنن النسائی، کتاب الطلاق، باب الثلاث المجموعۃ ومافیہ من التغلیظ)

طلاق کے ضمن میں یہ اعتراض بڑے زورشور سے اُٹھایا جارہا ہے کہ جب نکاح کے وقت لڑکا لڑکی دونوں کی رضامندی پوچھی جاتی ہے تو طلاق کے وقت لڑکی سے کیوں نہیں پوچھا جاتا؟ کیوں صرف مرد کے کہنے پر طلاق مان لیا جاتا ہے؟

اس کے جواب میں عرض ہے کہ اوّل: اسلام نے مرد وعورت ہر دو کو ایک دوسرے سے الگ ہونے کا پورا پورا اختیار دیا ہے۔ جس طرح مرد کو اختیار ہے اسی طرح عورت کو بھی خلع کے ذریعہ الگ ہونے کا اختیار ہے۔ اس میں مرد کی رضامندی کی ضرورت نہیں ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ ہندو پرسنل لاء میں، کئی ٹھوکریں کھانے کے بعد طلاق کو تسلیم تو کرلیا گیا ہے لیکن رضامندی کی شرط کی وجہ سے طلاقیں عملی شکل اختیار نہیں کر پاتیں۔ نتیجہ اس کا یہ ہوتا ہے کہ میاں بیوی اور اس کے خاندان تشدد اور قتل وغارت پر اُتر آتے ہیں۔ عورت سے نجات حاصل کرنے کیلئے اُسے موت کے گھاٹ اُتار دیا جاتا ہے اور یا پھر مرد ناجائز طور پر دوسری عورت کو اس رنگ میں رکھتا ہے کہ پھیروں کی رسم کے بغیر دونوں اکٹھے رہتے ہیں جس کی وجہ سے عورت ذات کے حقوق متعین نہیں ہوتے۔ اولادیں بھی ہوجاتی ہیں لیکن عورت حقوق سے محروم رہتی ہے۔ یہ گاؤں گاؤں اور شہر شہر کی کہانی ہے۔ اسلام نے انہی قباحتوں سے بچنے کیلئے طلاق کے لئے رضامندی کی شرط کو تسلیم نہیں کیا۔

دوم: یہ درست ہے کہ طلاق کے لئے بیوی سے پوچھنا لازمی نہیں لیکن یہ بھی حقیقت ہے کہ بیوی سے پوچھنے اور اس سے بات کرنے اور آپسی مشورہ اور افہام وتفہیم سے شریعت نہیں روکتی بلکہ یہ ایک اچھی بات ہے۔ یہ ثابت نہیں کیا جاسکتا کہ شریعت اس تعلق میں بیوی سے بات کرنے سے روکتی ہے۔

تھوڑی دیر کے لئے ہم یہ تسلیم کرلیتے ہیں کہ طلاق کے لئے بیوی سے پوچھنا لازمی ہونا چاہئے۔ اس کے نتیجہ میں بیوی کی طرف سے دو ہی جواب ہوسکتے ہیں۔ (1) ایک یہ کہ وہ طلاق نہیں چاہتی۔ (2) دوسرے یہ کہ وہ بھی طلاق یعنی علیحدگی چاہتی ہے۔ دوسرے جواب کی صورت میں جبکہ وہ بھی علیحدگی چاہتی ہے کسی کو کوئی اعتراض نہیں ہوسکتا۔ پہلے جواب کی صورت میں جبکہ بیوی علیحدگی نہیں چاہتی کیا یہ فیصلہ دیا جاسکتا ہے کہ خواہ کچھ بھی ہو مرد کو اُسی عورت کے ساتھ زندگی گزارنی ہوگی خواہ اس کے لئے یہ امر کتنی ہی ذہنی اذیت کا باعث کیوں نہ ہو؟ اس لئے کہ اس کی بیوی اس سے علیحدگی نہیں چاہتی۔ ظاہر ہے کہ ایسا ظالمانہ فیصلہ دُنیا کی کوئی عدالت نہیں کرسکتی۔ معلوم ہوا کہ اگر مرد عورت سے علیحدگی چاہے تو اسے علیحدگی ملنی چاہئے خواہ اس کے لئے عورت رضامند ہو یا نہ ہو۔ تو پھر محض پوچھنے کا کیا فائدہ؟؟ پس اسلام نے طلاق کے لئے عورت سے پوچھنے کو لازمی قرار نہیں دیا اور پوچھنے سے روکا بھی نہیں۔ ہاں جو ضروری بات ہے وہ یہ ہے کہ طلاق کی صورت میں عدالت یہ جائزہ لے کہ مرد طلاق دینے میں حق بجانب ہے یا نہیں؟ کہیں وہ ظلم وزیادتی کا مرتکب تو نہیں ہورہا؟ عدالت کا کام ہے کہ وہ تمام پہلوؤں پر غور کرکے عورت کو اس کے پورے پورے حقوق دلوائے۔ گویا اصل اہمیت عورت کے حقوق کی ہے نہ یہ کہ محض اُس کی مرضی پوچھ لی جائے۔ اور آئندہ سطور میں ہم یہ ثابت کریں گے کہ طلاق کی صورت میں اسلام نے عورت کے حقوق کا پورا پورا خیال رکھا ہے اور اس سے حسنِ سلوک کی زبردست تعلیم دی ہے۔ چنانچہ اس ضمن میں عرض ہے کہ:

طلاق کی صورت میں اکثر حالات میں بچے 9 سال کی عمر تک ماں کے پاس رہتے ہیں۔اس عرصہ میں بچوں کی تعلیم اوران کے تمام اخراجات کا ذمہ دار باپ ہوتا ہے۔ نیز اسلامی تعلیم کے مطابق عورت کو اس کا پورا حق مہر دلوایا جاتا ہے خواہ قصور عورت کا ہو اور طلاق دینے میں مرد حق بجانب ہو۔ گرچہ کہ شریعت نے مہر کی کوئی تعیین نہیں کی، تاہم مہر کی غرض و غایت کو پیش نظر رکھ کر ایک موقع پر جماعت احمدیہ کے دوسرے خلیفہ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمدؓ نے اس تعلق میں جو ارشادفرمایااس کے مطابق مہر کی رقم کم سے کم مرد کی چھ ماہ سے ایک سال کی آمد ہونی چاہئے۔اس کے علاوہ جو کچھ بھی مرد اپنی بیوی کو زیورات اور مال و جائداد وغیرہ تحائف کی صورت میں دے چکا ہو طلاق کی صورت میں اُسے واپس لینے کا حقدار نہیں ہوتا خواہ وہ کروڑوں کا ہی کیوں نہ ہو۔ارشادِ ربّانی ہے:

☆ وَاِنۡ اَرَدۡتُّمُ اسۡتِبۡدَالَ زَوۡجٍ مَّكَانَ زَوۡجٍ ۙ وَّاٰتَيۡتُمۡ اِحۡدٰٮهُنَّ قِنۡطَارًا فَلَا تَاۡخُذُوۡا مِنۡهُ شَيۡـــًٔا ؕ اَتَاۡخُذُوۡنَهٗ بُهۡتَانًا وَّاِثۡمًا مُّبِيۡنًا (نساءآیت21)

ترجمہ: اوراگرتم ایک بیوی کودوسری بیوی کی جگہ تبدیل کرنے کا ارادہ کرواورتم ان میں سے ایک کوڈھیروں مال بھی دے چکے ہوتواس میں سے کچھ بھی واپس نہ لو۔کیاتم اسے بہتان تراشی کرتے ہوئے اور کھلے کھلے گناہ کاارتکاب کرتے ہوئے لوگے؟ نیز اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

☆ اَلطَّلَاقُ مَرَّتٰنِ ۖ فَاِمۡسَاكٌۢ بِمَعۡرُوۡفٍ اَوۡ تَسۡرِيۡحٌۢ بِاِحۡسَانٍ ؕ وَلَا يَحِلُّ لَـكُمۡ اَنۡ تَاۡخُذُوۡا مِمَّآ اٰتَيۡتُمُوۡهُنَّ شَيۡـــًٔا

(سورۃ البقرہ آیت230)

ترجمہ: ایسی طلاق (جس میں رجوع ہوسکے) دو دفعہ (ہوسکتی) ہے۔ پھر (یاتو) مناسب طور پر روک لینا ہوگا یا حسنِ سلوک کے ساتھ رخصت کردینا ہوگا اور تمہارے لئے اس (مال) کا جوتم انہیں پہلے دے چکے ہوکوئی حصّہ بھی (واپس) لینا جائز نہیں۔

ذیل کی دوآیتوں میں یہ تعلیم دی گئی ہے کہ مطلقہ عورتوں سے ہرگز ظلم و زیادتی کا سلوک نہ کیا جائے۔اور اگر وہ کسی جگہ شادی کرنا چاہیں تو انہیں روکا نہ جائے اور نہ ان کی شادی کے راستہ میں کسی قسم کی دیوار حائل کی جائے۔ارشادِ ربّانی ہے:

☆ وَاِذَا طَلَّقۡتُمُ النِّسَآءَ فَبَلَغۡنَ اَجَلَهُنَّ فَاَمۡسِكُوۡهُنَّ بِمَعۡرُوۡفٍ اَوۡ سَرِّحُوۡهُنَّ بِمَعۡرُوۡفٍ ۖ وَلَا تُمۡسِكُوۡهُنَّ ضِرَارًا لِّتَعۡتَدُوۡا ۚ وَمَنۡ يَّفۡعَلۡ ذٰلِكَ فَقَدۡ ظَلَمَ نَفۡسَهٗ ○

(بقرہ آیت232)

ترجمہ: اور جب تم عورتوں کوطلاق دواور وہ اپنی مقررہ مدّت (کی آخری حد) کوپہنچ جائیں تو یا تو اُنہیں مناسب طور پر روک لو یا اُنہیں مناسب طور پر رخصت کردو۔اور اُنہیں تکلیف دینے کیلئے (اس نیت سے) کہ (بعد میں پھر) اُن پر زیادتی کرومت روکو۔اور جوشخص ایسا کرے تو (سمجھو کہ) اس نے اپنی ہی جان پر ظلم کیا ہے۔ نیز اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

☆ وَاِذَا طَلَّقۡتُمُ النِّسَآءَ فَبَلَغۡنَ اَجَلَهُنَّ فَلَا تَعۡضُلُوۡهُنَّ اَنۡ يَّنۡكِحۡنَ اَزۡوَاجَهُنَّ اِذَا تَرَاضَوۡا بَيۡنَهُمۡ بِالۡمَعۡرُوۡفِ ؕ ذٰلِكَ يُوۡعَظُ بِهٖ مَنۡ كَانَ مِنۡكُمۡ يُؤۡمِنُ بِاللّٰهِ وَالۡيَوۡمِ الۡاٰخِرِ ؕ ذٰلِكُمۡ اَزۡكٰى لَـكُمۡ وَاَطۡهَرُ ؕ وَاللّٰهُ يَعۡلَمُ وَاَنۡتُمۡ لَا تَعۡلَمُوۡنَ ○ (سورۃ البقرہ آیت233)

ترجمہ: اور جب تم عورتوں کوطلاق دواور وہ اپنی عدت کو پورا کرلیں تو تم انہیں جبکہ وہ نیک طریق پر باہم رضامند ہوجائیں اپنے خاوندوں کے ساتھ نکاح کر لینے سے مت روکو۔ یہ وہ بات ہے کہ جس کی تم میں سے ہر

اس شخص کو جو اللہ پر اور روزِ آخرت پر ایمان لاتا ہے نصیحت کی جاتی ہے اور سمجھ لو کہ یہ بات تمہارے حق میں سب سے زیادہ برکت والی اور سب سے زیادہ پاکیزہ ہے اور اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔

ذیل کی دو آیتوں میں مطلقہ کو وقت اور حالات کے مطابق سامان دینے اور فائدہ پہنچانے کی سخت تاکید ہے ارشادِ ربّانی ہے:

☆ وَلِلْمُطَلَّقٰتِ مَتَاعٌۢ بِالْمَعْرُوْفِ ؕ حَقًّا عَلَى الْمُتَّقِيْنَ

(سورۃ البقرہ آیت 241)

ترجمہ: اور جن عورتوں کو طلاق دی جائے اُنہیں بھی اپنے حالات کے مطابق کچھ سامان دینا ضروری ہے۔ یہ بات ہم نے متقیوں پر واجب کردی ہے۔

☆ لَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اِنْ طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ مَا لَمْ تَمَسُّوْهُنَّ اَوْ تَفْرِضُوْا لَهُنَّ فَرِيْضَةً ۖۚ وَّمَتِّعُوْهُنَّ ۚ عَلَى الْمُوْسِعِ قَدَرُهٗ وَعَلَى الْمُقْتِرِ قَدَرُهٗ ۚ مَتَاعًا بِالْمَعْرُوْفِ ۚ حَقًّا عَلَى الْمُحْسِنِيْنَ ○ (سورۃ البقرہ آیت 237)

ترجمہ: تم پر کوئی گناہ نہیں اگر تم عورتوں کو اس وقت بھی طلاق دے دو جبکہ تم نے ان کو چھوا تک نہ ہو یا مہر نہ مقرر کیا ہو اور چاہئے کہ اس صورت میں تم انہیں مناسب طور پر کچھ سامان دے دو۔ یہ امر دولت مند پر اس کی طاقت کے مطابق لازم ہے اور نادار پر اس کی طاقت کے مطابق۔ ہم نے ایسا کرنا نیکوکاروں پر واجب کردیا ہے۔ ذیل کی آیت میں عورت کے حق مہر کی ادائیگی کے بارے میں تعلیم دی گئی ہے:

☆ وَاِنْ طَلَّقْتُمُوْهُنَّ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَمَسُّوْهُنَّ وَقَدْ فَرَضْتُمْ لَهُنَّ فَرِيْضَةً فَنِصْفُ مَا فَرَضْتُمْ

(بقرہ آیت 238)

ترجمہ: اور اگر تم انہیں قبل اس کے کہ تم نے انہیں چھُوا ہو لیکن مہر مقرر کردیا ہو طلاق دے دو تو اس صورت میں جو مہر تم نے مقرر کیا ہو اس کا آدھا ان کے سپرد کرنا ہوگا۔

پس اسلام نے مطلقہ کے حقوق کا پورا پورا خیال رکھا ہے اور اس سے حسنِ سلوک کی بار بار تاکید فرمائی ہے۔

☆ وَلِلْمُطَلَّقٰتِ مَتَاعٌۢ بِالْمَعْرُوْفِ حَقًّا عَلَى الْمُتَّقِيْنَ ○

البقرہ آیت 241 کی تشریح میں جماعت احمدیہ کے دوسرے خلیفہ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد رضی اللہ عنہ تفسیر صغیر میں فرماتے ہیں :''مُطَلَّقَات سے حسنِ سلوک کو پھر دہرایا ہے جس کی وجہ یہ ہے کہ مطلقہ سے ناراضگی ہوتی ہے اس لئے اس کے ساتھ حسن سلوک کرنے کی طرف خاص طور پر توجہ دلانے کی ضرورت ہے......اگر اس حکم پر عمل کیا جائے تو کس قدر فساد اور جھگڑے دُور ہو جائیں اور طلاق جو صرف مجبوری میں حلال ہے اس تلخی کے پیدا کرنے کا موجب نہ ہو جس کا موجب وہ اب ہو رہی ہے۔ بلکہ دونوں فریق محسوس کریں کہ مجبوری سے علیحدگی اختیار کی گئی ہے ورنہ آپس میں تلخی یا بدمزگی نہیں ہے۔ اس حکم سے اس طرف بھی اشارہ ہوسکتا ہے کہ گو بیوہ کے لئے حکمًا ایک سال تک مکان سے فائدہ اٹھانے کا حکم دیا گیا ہے۔ لیکن مومن کو چاہئے کہ مطلقہ کو بھی اگر ضرورت ہو اس سے سلوک کر کے کچھ عرصہ زائد مکان سے فائدہ اٹھانے کا موقع دے دے اور یہ معنے بالکل درست ہیں کیونکہ مَتَاعٌ کے معنے خالی سامان دینے کے نہیں ہوتے بلکہ فائدہ پہنچانے کے بھی ہوتے ہیں۔''

آئندہ شمارہ میں ہم بیویوں سے حسن سلوک اور ان کے حقوق کے متعلق اسلامی تعلیمات کا کچھ تذکرہ کریں گے۔

❀❀❀

Asifbhai Mansoori 9998926311
Sabbirbhai 9925900467
LOVE FOR ALL
HATRED FOR NONE
Your's
CAR SEAT COVER
Mfg. All Type of Car Seat Cover
E-1 Gulshan Nagar, Near Indira Nagar
Ishanpur, Ahmadabad, Gujrat 384043

Taher Ahmed siddiqui Cell : 8019648423
Mujeeb ur Rehman 9391118181
Love For All Hatred For None
A.A. TRADERS
General Items, Tailoring Material,
Sports Items, Birthday Items Etc.
Shop No. : 17-2-595/5, Madannapet Mandi,
Sayeedabad, Hyderabad - 500059. (T.S.)

Prop. Zuber Cell : 9886083030
9480943021
ಜುಬೇರ್
ZUBER ENGINEERING WORKS
Body Building & All Type of Welding and Grill Works

HATTIKUNI CROSS ROAD YADGIR

NUSRAT
MOTORS RE-WINDING
Cell : 9902222345
9448333381

Spl. in :
All Types of Electrical Motor Re-Winding,
Pump Set, Starters & Panel Repairing Centre.
HATTIKUNI ROAD, YADGIR - 585201

اعلان دعا

خاکسار کو اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے مورخہ 29-07-17 کو پہلے بیٹے سے نوازہ ہے۔سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت بچے کا نام قاصد احمد رکھا ہے۔نومولود مکرم رشید صدیقی صاحب مرحوم کا پوتا اور مکرم شریف احمد صدیقی صاحب آف کانپور کا نواسہ ہے۔نومولود وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے ۔بچے کے روشن مستقبل صحت وسلامتی والی دراضی عمر و خادم دین بننے کے لیئے قارئین مشکوۃ سے عاجزانہ دعا کی درخواست ہے۔

محمد شاہد صدیقی

Sayed K. A. Rihan, M.B.A.
Proprietor
Tel: 9035494123/9740190123
B.M.S.ENTERPRISES
INDUSTRIAL UTILITY SOLUTIONS
21, Erannappa Layout Ambadkar Main Road,
Mahadevapura, Bangalore - 560 048
E-mail: bmsentrprises@gmail.com

INDIA MOVES ON EXIDE
EXIDE Loves Cars & Bikes
M.S. AUTO SERVICE
3-4-23/4, Railway station Road, Kacheguda, Hyderabad.
Cell : 9440996396,9866531100.
Authorised
EXIDE Care Dealer : AUTO SERVICE
UNINTERRUPTED
POWER BACK-UP
ADVANTAGE
EXIDE
INVASMART
Inverter Battery
EXTRA LIFE
36 Month Warranty
INDIA MOVES ON EXIDE
Estd. 1946
MUJEEB AHMED
AUTO SERVICE
15-2-397, Opp. Hotel Rajdhani,
Siddiamber Bazar, Hyderabad-12.
: 040-2460 0423, 2465 6593
Cell : 9440996396

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حب الوطنی

(ریحان احمد شیخ مربی سلسلہ شعبہ تاریخ قادیان)

وطن سے محبت انسان کا ایک طبعی خاصہ ہے۔انسان جہاں پیدا ہوتا ہے،جس ماحول میں آنکھیں کھولتا ہے،جس سرزمین کی مٹی سے کھیلتا ہے اورجس دھرتی سے غذا حاصل کرتا ہے وہ اس کے لئے بمنزلہ ماں کے ہوجاتی ہے اوراس کی محبت انسان کے رگ و ریشہ میں رچ بس جاتی ہے۔حبّ وطن قومی اور دینی فریضہ بھی ہے۔یہی وجہ ہے کہ دین کی خاطر ترک وطن کرنے اورخدا کی راہ میں ہجرت کا بہت ثواب بیان ہوا ہے۔اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو شخص اللہ کی راہ میں وطن چھوڑتا ہے، وہ زمین میں بہت جگہ اور وسعت پائے گا اور جو شخص اپنے گھر سے اللہ کی خاطر ہجرت کرکے نکلتا ہے پھر اسے موت آجائے تو اس کا اجر اللہ کے ذمہ ہے۔(سورۃ النساء:101)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے "حُبُ الْوَطَنِ مِنَ الْاِیْمَانِ" یعنی وطن کی محبت جزوایمان ہے۔(المقاصد الحسنة از علامه عبدالرحمن سخاوی دارالکتب العربیة)دینی فریضہ ہونے کے اعتبار سے وطن کی محبت انسان پر کچھ ذمہ داریاں بھی عائد کرتی ہے،جن کا پورا کرنا ہرمومن کا فرض اولین ہے۔

حبّ الوطنی کا سچا تصور

آج کی دنیا میں حبّ الوطنی کے نام پر رنگ ونسل اورقوم و ملک کی غیرت وحمیت کو ہوا دی جاتی ہے۔اس مقدس نام پر کمزوروں کے حقوق پامال کر لئے جاتے ہیں۔اپنے وطن کی محبت کے مقابل پر غیروں اور ان کے وطن سے نفرت کی جاتی ہے۔انہیں اپنے وطن سے محبت کا حق نہیں دیا جاتا۔قوموں اورملکوں میں ترجیح وتفریق کا یہ رویّہ آج کے دور کی پیداوارتو ہوسکتی ہے۔دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اس کا کوئی تعلق نہیں ہے۔

قرآنی تعلیم کا صحیح اورسچا نمونہ ہمارے لئے حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔آپؐ کی سیرت پرنظر ڈالیں تو حب الوطنی کے دینی مفہوم میں وسعت نظر آنے لگتی ہے جس کی بنیاد اس اصول پر ہے کہ بانیٔ اسلام حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم تمام عالم کیلئے رحمت ہیں۔آپؐ آفاقی نبی ہیں اورساری زمین آپؐ کا وطن ہے۔آپؐ کی ہی یہ خصوصیت ہے کہ تمام روئے زمین آپؐ کے لئے پاک اور سجدہ گاہ بننے کے لائق قرار دی گئی ہے۔اس لئے آپؐ روئے زمین کے ہر خطہ اور اس کے انسانوں سے بلا امتیاز رنگ ونسل محبت کرنے والے تھے۔آپؐ نے ہی قومی تفریق مٹانے کا یہ سبق دیا کہ سب انسان برابر ہیں اور رنگ ونسل یا عصبیت کی بناء پر کسی کو کسی پر کوئی فضیلت حاصل نہیں۔

پھر آپؐ نے ہرفرد کا اپنے وطن سے محبت کا جائز حق اور مکمل آزادی کا حق قائم فرمایا۔پس وہ خطہ عرب جہاں ہمارے نبیؐ پیدا ہوئے اوروہ شہر جس کے گلی کوچوں میں آپؐ کا بچپن گزرا، وہ گھر اور وہ مکان جہاں آپؐ کے شب و روز بسر ہوئے، بلا شبہ آپؐ کی طبعی محبت کے زیادہ حقدار تھے اور یہ محبت اپنے موقع ومحل پر خوب ظاہر ہوئی۔

دفاع وطن

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے جذبہ حبّ وطن میں کمال توازن

اوراعتدال پایا جاتا ہے۔آپؐ ہمیشہ حب الوطنی کے جملہ تقاضے پورے کرتے ہوئے نظر آتے ہیں۔جب کبھی وطن یا اہل وطن پر کوئی مصیبت آئی،آپؐ نے آگے بڑھ کر اہل وطن کا ساتھ دیا۔آپؐ کی عمر ابھی بیس سال تھی کہ آپؐ کی قوم اور قبیلہ قیس عیلان کے درمیان جنگ چھڑ گئی جس میں بنو کنانہ اور قریش ایک طرف تھے اور قیس عیلان اور ہوازن دوسری طرف۔وطن پر اس مصیبت اور نازک صورت حال میں حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں ایک عام سپاہی کی طرح فوج میں شامل ہو کر اپنے چچاؤں کو تیر پکڑاتے ہوئے نظر آتے ہیں۔

(السیرۃ النبویۃ لابن ھشام جلد1 ص 198 مطبوعہ مصر)

اہل وطن سے ہمدردی

نبی کریمؐ کی اہل وطن کے ساتھ محبت کا یہ عالم ہے کہ جب حقوق انسانی کے قیام،اور ظالم کو ظلم سے روکنے کے لئے حِلف الفضول کا معاہدہ ہوتا ہے۔تو آپؐ اس میں شریک ہوتے ہیں۔دعویٰ نبوت کے بعد بھی آپؐ فرمایا کرتے تھے کہ میں عبداللہ بن جدعان کے گھر میں اس معاہدہ حِلف الفضول میں شریک ہوا تھا۔اس بات کی مجھے اتنی خوشی ہے کہ اگر سرخ اونٹ بھی مجھے مل جائیں تو اتنی خوشی نہ ہو اور اگر اسلام کے زمانہ میں بھی مجھے اُس معاہدہ کی طرف بلایا جائے تو اس پر ضرور عمل کروں گا۔**(السیرۃ النبویۃ لابن ھشام جلد1 ص 142 مطبوعہ مصر)**

وطن اور اہل وطن کی جو محبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دل میں جاگزیں تھی۔زمانہ نبوت سے قبل اس کے اظہار کا ایک اور منظر اس وقت سامنے آتا ہے جب عربوں کو ظلم کا نشانہ بنانے والے ایرانیوں کے ساتھ رومیوں کی جنگ ہوئی تو عربوں نے رومیوں کی خوب مدد کی یہاں تک کہ رومی بالآخر فتح یاب ہوئے گویا عربوں کو ایرانیوں کے ظلم سے نجات ہوئی،اس روز اہل وطن کے چین اور سکھ کا خیال کر کے خوش ہو کر ہمارے آقا محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا'' کہ آج وہ دن ہے کہ جس میں عربوں نے اپنا حق آزادی حاصل کر لیا ہے''

(الطبقات الکبری ابن سعد جلد7 ص 77 بیروت)

خون کے آنسو

آج کے دور آزادی میں ذرا اس انسان کی مظلومیت کا تصور تو کریں جسے اس کے شہر کے باسی اپنے وطن میں ہی رہنے نہ دیں بلکہ اس کے جان لیوا دشمن بن کر شہر سے نکلنے پر مجبور کریں،بلاشبہ آج ایسے شخص کو دنیا کا مظلوم ترین انسان کہا جائے گا۔مگر ہمارے پیارے رسولؐ نے تو خدا کی راہ میں یہ ظلم بھی راضی برضا ہو کر برداشت کیا۔

پہلی وحی کے بعد جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت خدیجہؓ اپنے چچا زاد بھائی ورقہ بن نوفل کے پاس لے کر آئیں تو انہوں نے وحی کی ساری کیفیت سن کر کہا تھا یہ تو وہی فرشتہ ہے جو حضرت موسیٰؑ پر اترا تھا۔کاش! میں اس وقت جوان ہوتا جب تیری قوم تجھے اس شہر سے نکال دے گی۔ذرا سوچو اس وقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دل کی کیا حالت ہوگی۔جب آپؐ کے لئے اپنے دیس اپنے پیارے وطن سے نکالے جانے کا تصور ہی تکلیف دہ تھا جس کا کچھ اندازہ آپؐ کے اس تعجب آمیز جواب سے ملتا ہے جو آپؐ نے فرمایا کہ ''اَوَ مُخْرِجِیَّ ھُمْ'' کیا میری قوم مجھے اپنے وطن سے نکال باہر کرے گی یعنی میرے جیسے بے ضرر بلکہ نفع رساں وجود کو جو اِن کے لئے ہر وقت فکر مند اور دعا گو ہے دیس سے نکال دیا جائیگا۔یہ کیسے ممکن ہے؟ مگر ورقہ نے بھی ٹھیک ہی تو کہا تھا کہ پہلے جس کسی نے بھی ایسا دعویٰ کیا اس کے ساتھ یہی سلوک ہوتا آیا ہے۔آپؐ کے ساتھ بھی یہی ہوگا۔**(بخاری بدء**

الوحی)اور پھر وہی ہوا کہ وہ شاہ دو عالم جس کی خاطر یہ ساری کائنات پیدا کی گئی۔ان کو ایک دن اپنے وطن سے بے وطن کر دیا گیا۔

ذرا سوچیں تو سہی وہ دن شاہ دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم پر کتنا بھاری ہوگا، جب آپؐ اپنے آبائی وطن مکہ کے ان گلی کوچوں سے نکل جانے پر مجبور کر دیئے گئے۔جس روز آپؐ مکہ سے نکلے ہیں اس روز آپؐ کا دل اپنے وطن مکہ کی محبت میں خون کے آنسو رو رہا تھا۔جب آپؐ شہر سے باہر آئے تو اس موڑ پر جہاں مکہ آپؐ کی نظروں سے اوجھل ہو رہا تھا آپؐ ایک پتھر پر کھڑے ہو گئے اور مکہ کی طرف منہ کر کے اسے مخاطب ہو کر فرمایا۔"اے مکہ تو میرا پیارا شہر اور پیارا وطن تھا اگر میری قوم مجھے یہاں سے نہ نکالتی تو میں ہرگز نہ نکلتا۔"

(مسند احمد جلد4ص305بیروت)

مکہ کو یوں حسرت سے الوداع کہتے ہوئے آپؐ سفر ہجرت پر روانہ ہو گئے۔اللہ تعالیٰ کی بھی اپنے محبوب نبیؐ کے دلی جذبات پر نظر تھی اس لئے اسے پہلے ہی ترک وطن کی قربانی کیلئے تیار کر رکھا تھا اور قبل از وقت یہ دعا سکھا دی تھی جس میں مکہ سے نکلنے کا ذکر بعد میں اور اس میں دوبارہ داخل ہونے کا ذکر پہلے کر کے تسلی دے دی تا دل کا بوجھ ہلکا ہو۔فرمایا:۔

وَقُلْ رَبِّ اَدْخِلْنِیْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّاَخْرِجْنِیْ مُخْرَجَ صِدْقٍ وَّاجْعَلْ لِّیْ مِنْ لَّدُنْکَ سُلْطٰناً نَّصِیْرًا (بنی اسرائیل:81) یعنی اے نبی تو یہ دعا کر کہ "اے میرے رب مجھے نیک طور پر دوبارہ مکہ میں داخل کر اور نیک ذکر چھوڑنے والے طریق پر مکہ سے نکال اور اپنے پاس سے میرا کوئی مددگار مقرر کر۔" دراصل یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا حب وطن کا جذبہ ہی تھا جس کی بناء پر اللہ تعالیٰ نے آپؐ کی دلی تسلی کے لئے یہ آیت اتاری۔اِنَّ الَّذِیْ فَرَضَ عَلَیْکَ الْقُرْاٰنَ لَرَآدُّکَ اِلٰی مَعَادٍ (القصص:86) کہ وہ خدا جس نے آپؐ پر قرآن فرض کیا ہے وہ آپؐ کو وطن میں ضرور واپس لائے گا۔سورۂ بلد میں بھی اللہ تعالیٰ اپنے حبیب رسولؐ کے شہر کی قسم کھا کر آپؐ کو دلاسا اور تسلی دلاتے ہوئے پیشگوئی فرماتا ہے کہ آپؐ ایک روز اس شہر مکہ میں ضرور بر ضرور داخل ہوں گے۔(سورۃ البلد:2)

اہل وطن کے لئے دعائیں

ہجرت مدینہ کے بعد بھی اپنے اہل وطن کی یاد اور محبت آپؐ کے دل میں باقی رہی آپؐ مسلسل ان کے لئے دعائیں کرتے تھے۔حضرت ابو ذرؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ ساری رات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں کھڑے ہو کر یہ دعائیہ آیت پڑھتے رہے"کہ اے اللہ! اگر تو ان کفار کو عذاب دے تو آخر یہ تیرے بندے ہیں اور اگر تو ان کو بخش دے تو تو غالب اور حکمت والا ہے۔"

(نسائی کتاب الافتتاح باب تردید الآیۃ)

گویا آپؐ حکیمانہ تدبیروں سے کفار اور اہل وطن پر غلبہ کے خواہشمند تھے بربادی اور ہلاکت کی راہ سے نہیں۔ایک دفعہ آپؐ نے دعا کی کہ اے اللہ! ان کفار کے خلاف میری اس طرح مدد کر جس طرح یوسفؑ کی ان کے بھائیوں کے خلاف قحط سے مدد کی تھی۔(جب وہ مطیع ہو کر دربار یوسف میں حاضر ہو گئے تھے)یہ دعا مقبول ہوئی اور مکہ میں اتنا سخت قحط پڑا کہ لوگ مردہ جانوروں کی ہڈیاں تک کھانے لگے۔بھوک کی وجہ سے لوگوں کی آنکھوں کے سامنے دھواں ہی دھواں چھا جاتا تھا۔کفار مکہ اس قحط سالی سے خوف زدہ ہوتے ہیں اور وہ خوب جانتے ہیں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا تعلق جس طرح خدا کے ساتھ ہے مخلوق کے ساتھ بھی ہے۔وہ محب وطن بھی بہت ہیں۔چنانچہ ابوسفیان نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی

خدمت میں حاضر ہوتا ہے۔ آپؐ سے اہل وطن کا واسطہ دے کر عرض کرتا ہے۔ اے محمدؐ! آپؐ کی قوم ہلاک ہو رہی ہے آپؐ ان کے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ بارشیں ہوں اور قحط سالی دور ہو۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پہلے تو ابوسفیان کو احساس دلانے کے لئے فرماتے ہیں تم بڑے دلیر ہو کہ میرے انکار کے نتیجہ میں ہی تو یہ عذاب آیا ہے اور اس خدائے واحد پر ایمان لانے کی بجائے تم عذاب ٹلوانے کی درخواست دعا کرتے ہو۔ مگر پھر آپؐ کے دل میں اہل وطن کی محبت کا کچھ ایسا خیال آیا کہ آپؐ نے قحط سالی کے دور ہونے اور بارش کے لئے دعا کی اور یہ دعا مقبول ہوئی۔ بارشیں ہوئیں اور قحط دور ہو گیا۔ مگر اہل مکہ پر جب خوشحالی کا دور آیا تو شرک، بت پرستی اور مخالفت میں پھر مصروف ہو گئے۔ یہ بدر سے پہلے کا واقعہ ہے۔

(بخاری کتاب التفسیر سورۃ دخان)

اس قحط کے دوران حضورؐ نے مدینہ سے چندہ اکٹھا کر کے پانچ سو دینار بھی اہل مکہ کی امداد کے لئے بھجوائے تھے۔

(المبسوط للسرخسی جلد10 ص92)

یادِ وطن

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنے وطن مکہ سے جو گہری محبت تھی اس کا اندازہ اس واقعہ سے بھی خوب ہوتا ہے کہ جب غفار قبیلہ کا ایک شخص ہجرت کے بعد کے زمانہ میں مکہ سے مدینہ آیا (یہ احکام نزول پردہ سے پہلے کا واقعہ ہے) تو حضرت عائشہؓ نے اس سے پوچھا کہ مکہ کا کیا حال تھا اس نے کمال فصاحت و بلاغت سے یہ جواب دیا کہ

''سرزمین مکہ کے دامن سرسبز و شاداب تھے اس کے چٹیل میدان میں سفید اذخر گھاس خوب جوبن پر تھی اور کیکر کے درخت اپنی بہار دکھا رہے تھے۔''

نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے یہ سنا تو آپؐ کو مکہ کی یاد آئی اور وطن کی محبت نے جوش مارا۔ فرمایا ''بس کرو اور مکہ کے مزید احوال بتا کر ہمیں غمگین نہ کرو۔ دوسری روایت میں ذکر ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا تو نے دلوں کو ٹھنڈا کر دیا۔''

(المقاصد الحسنہ از سخاوی ص298 بیروت)

امن کا سفیر

حدیبیہ کے موقعہ پر بھی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سخت شرائط کے مقابل پر نرمی اور صلح کی راہ اختیار کی تو اس کی ایک وجہ یہی تھی کہ جنگ و جدل کے نتیجہ میں اہل وطن کا جانی نقصان نہ ہو۔

(بخاری کتاب المغازی باب صلح حدیبیہ)

فتح حدیبیہ سے اگلے سال جب معاہدہ کے مطابق آپؐ عمرۃ القضاء کے لئے تشریف لائے تو مکہ میں صرف تین دن ٹھہرنے کی اجازت تھی۔ اس موقع پر حضرت میمونہؓ کی شادی آپؐ کے ساتھ ہوئی اور آپؐ کی خواہش تھی کہ مکہ میں دعوت ولیمہ ہو جائے اور اہلِ وطن بھی اس میں شامل ہوں۔ آپؐ نے مکہ والوں کو یہ پیغام بھی بھجا کہ ایک دو روز اور مکہ میں رہ لینے دو اور دعوت میں تم سب لوگ شریک ہو جاؤ۔ انہوں نے اجازت نہ دی۔ **(بخاری کتاب المغازی باب عمرۃ القضاء)** مگر پھر بھی آپؐ کی اہل وطن سے محبت سرد نہ ہوئی۔

فتح مکہ کے موقعہ پر آپؐ کی ساری حکمت عملی اس کوشش کے لئے وقف تھی کہ مکہ والوں کا جانی نقصان نہ ہو۔ آپؐ نہایت تیز رفتاری سے دس ہزار کا لشکر لے کر مکہ پہنچے اور آپؐ کی یہ دلی آرزو پوری ہوئی۔ جس روز وہ شہر مکہ فتح ہوا جہاں آپؐ کو سخت اذیتوں کا نشانہ بنایا جاتا تھا۔

آپؐ کی طرف سے پورے شہر کیلئے امان اور معافی کا اعلان ہی سننے میں آیا۔ اہل مکہ کے ایک دستہ نے بدبختی سے ازخود حملہ میں پہل کر کے اپنے دو آدمی مروا لئے۔

(بخاری کتاب المغازی باب این رکض النبیؐ الرایۃ)

مکّہ سے وفا

فتح مکہ پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اپنے وطن سے محبت کا اظہار کھل کر ہوا۔ جب مکّہ میں آپؐ کے قیام کا سوال ہوا کہ کہاں ٹھہریں گے۔؟ کیا اپنے پرانے گھروں میں؟ تو فرمایا ہمارے جدّی رشتہ داروں عقیل وغیرہ نے وہ گھر کہاں چھوڑے؟ بیچ بچا دیئے۔ گویا فتح پا کر بھی اپنے ہی گھروں کو واپس قبضہ میں نہ لے کر اہل وطن کی لاج رکھ لی۔

(بخاری کتاب الحج باب توریث دور مکۃ)

فتح مکہ کے موقعہ پر نبی کریمؐ کے دل میں حبّ وطن کا جوشِ تلاطم جس طرح ٹھاٹھیں مار رہا تھا۔اس کا اندازہ حضرت ابو ہریرہؓ کی اس روایت سے ہوتا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ میں ''حَزْوَرَۃ'' مقام پر کھڑے ہوئے (یہ جگہ مکہ کے بازار میں باب الحناطین کے پاس ہے) آپؐ اپنے پیارے وطن مکہ کو مخاطب کر کے فرمانے لگے۔''اے مکہ! خدا کی قسم میں جانتا ہوں کہ تو اللہ کی سب سے بہتر اور پیاری زمین ہے اگر تیرے اہل مجھے یہاں سے نہ نکالتے تو میں ہرگز نہ نکلتا۔''

(مسند احمد بن حنبل جلد4 ص305 بیروت)

معلوم ہوتا ہے یہ بات انصار مدینہ تک بھی پہنچی۔انہوں نے آپس میں سرگوشیاں کیں کہ رسول اللہؐ پر وطن کی محبت غالب آ گئی ہے۔فتح کے بعد شاید رسول اللہؐ اپنے وطن میں ہی ٹھہر جائیں۔ نبی کریمؐ کو اس کی اطلاع ہوئی آپؐ نے انصار کو کوہ صفا پر اکٹھا کر کے فرمایا۔ کیا تم نے ایسی بات کہی ہے؟ انہوں نے عرض کیا کہ اللہ اور اس کے رسولؐ سے محبت کے جذبہ کے تحت ایسا کہا ہے۔ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ اللہ اور اس کا رسول تمہاری تصدیق کرتے ہیں اور تمہارا عذر قبول کرتے ہیں۔ (مسلم مسلم کتاب المغازی باب فتح مکہ) پھر آپؐ نے فرمایا کہ اے انصار مدینہ! اب میرا جینا مرنا تمہارے ساتھ ہو چکا ہے۔

(السیرۃ النبویہ لابن ھشام جلد2 ص95 بیروت)

آخری بار نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حجۃ الوداع کے موقع پر مکہ تشریف لے گئے۔اس مرتبہ پھر وطن کی یادیں عود کر آئیں۔عبدالرحمان بن حارثؓ کہتے ہیں میں نے آپؐ کو اپنی سواری پر بیٹھے یہ کہتے سنا کہ'' اے مکہ خدا کی قسم تو بہترین وطن اور اللہ کی پیاری زمین ہے۔اگر میں تجھ سے نہ نکالا جاتا تو ہرگز نہ نکلتا۔'' عبدالرحمانؓ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا اے کاش! اب ہم ایسا کر سکیں اور آپؐ مکہ لوٹ آئیں یہ آپؐ کی پیدائش کا مقام اور پروان چڑھنے کی جگہ ہے۔ رسول اللہؐ نے فرمایا'' میں نے اپنے ربّ سے دعا کی تھی کہ اے اللہ تو نے مجھے اپنی پیاری سرزمین سے نکالا ہے تو اپنی کسی اور محبوب سرزمین میں ٹھکانہ عطا کر۔ اب خدا نے مجھے مدینہ میں ٹھکانہ دے دیا ہے۔'' (مستدرک حاکم علی الصحیحین جلد3 ص278 بیروت)

مدینہ وطن ثانی

پھر جب خدا کی تقدیر نے مدینہ کو آپؐ کا وطن ثانی بنا دیا تو اس سے بھی محبت اور وفا کا حق ادا کر دکھایا۔ اہل مدینہ کی سعادت کہ خدا کے نبی کو خوش آمدید کہا تو ان کے وارے نیارے ہو گئے۔ یہ عجیب بات ہے کہ مدینہ اور وہاں کے لوگوں کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وطن ثانی بننے کے بعد اس سے بڑھ کر ملا جو اُن کا حق تھا۔ مدینہ کو پہلے یثرب نام سے یاد کیا

جاتا تھا۔جس میں سرزنش کا مفہوم پایا جاتا ہے۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری کے بعد یہ شہر مدینۃ الرسول یعنی شہر رسولؐ کہلایا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم بڑے پیار سے فرمایا کرتے تھے کہ لوگ تو اسے یثرب کہتے ہیں مگر یہ تو مدینہ ہے جو اس طرح لوگوں کو صاف کرتا ہے جیسے بھٹی لوہے کی میل کو صاف کر دیتی ہے یعنی مدینہ کا پاکیزہ ماحول اور نیک صحبتیں اثر انگیز ہیں۔آپؐ نے شہر مدینہ کی حرمت قائم کی اور فرمایا کہ حضرت ابراہیمؑ نے مکہ کو حرم قرار دیا تھا اور میں مدینہ کو حرم قرار دیتا ہوں یعنی اس میں جنگ و جدل اور خون خرابہ جائز نہیں۔(بخاری کتاب فضائل المدینة باب حرم المدینة والمدینة تنفی الخبث)

مدینہ کے لئے دعائیں

رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم مدینہ میں تشریف لائے تو شروع میں یہاں کی آب و ہوا صحابہ کو موافق نہ آئی اور ان کو بخار آنے لگا۔تب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا کیا کرتے تھے۔

’’اے اللہ ہمارے دلوں میں مدینہ کی محبت ایسی ڈال دے جیسے مکہ ہمیں محبوب ہے بلکہ اس سے بھی بڑھ کر مدینہ کو محبوب کر دے۔اے اللہ! مدینہ اور اس کے اہل کے رزق میں فراوانی عطا کر اس کی آب و ہوا کو ہمارے لئے صحیح کر دے۔اس کے وبائی بخار کو کہیں دور لے جا اور مدینہ میں مکہ سے دوگنی برکات رکھ دے۔‘‘(بخاری کتاب فضائل المدینة باب12)

پھر اس وطن ثانی سے رسول اللہؐ اور آپؐ کے صحابہ کو ایسی محبت ہوئی کہ مدینہ سے جدائی طبیعت پر گراں گزرتی تھی۔صحابہ بیان کرتے ہیں کہ جب نبی کریمؐ کسی سفر سے تشریف لاتے اور مدینہ کی دیواروں پر نظر پڑتی تو مدینہ کی محبت کے باعث اپنی سواری کو ایڑھ لگا کر تیز کر دیتے۔ (بخاری کتاب فضائل المدینة باب10)

آخری سالوں میں آپؐ تبوک کی مہم کے سلسلہ میں ایک ماہ کے قریب مدینہ سے باہر رہے تھے۔واپس تشریف لاتے ہوئے مدینہ کے اردگرد کے ٹیلوں کے قریب پہنچے، جونہی مدینہ پر نظر پڑی عجب وارفتگی کے عالم میں بے اختیار فرمانے لگے۔’’هٰذِهٖ طَابَةٌ‘‘لو ہمارا پاک شہر مدینہ آ گیا۔مدینہ آ گیا۔(بخاری کتاب فضائل المدینة باب المدینة طابة) آپؐ مدینہ کو طابہ یا طَیبہ بھی کہتے تھے جس کے معنی پاک اور پاک کرنے والے کے ہیں۔

اسی طرح رسول کریمؐ جب غزوۂ خیبر میں فتح حاصل کرنے کے بعد مدینہ تشریف لا رہے تھے تو مدینہ کے قریب پہنچ کر فرطِ مسرت میں سواری کو ایڑ لگائی اور تیز کر لیا۔جب دور سے پہاڑ احد پر نظر پڑی تو بے اختیار وادی مدینہ کی محبت میں سرشار ہو کر کہہ اٹھے وادی اُحد یعنی مدینہ کو ہم سے محبت ہے اور یہ ہمیں بہت پیاری ہے۔(بخاری کتاب المغازی باب احد یحبنا و نحبه)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی مدینہ سے محبت دیکھ کر حضرت عمرؓ یہ دعا کیا کرتے تھے کہ اے اللہ! مجھے موت آئے تو تیرے پاک رسولؐ کے شہر مدینہ میں آئے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ رسول کریمؐ کی پاک سیرت کے نمونوں کی روشنی میں وہ ہمیں اپنے وطن کی ایسی سچی محبت عطا کرے، جو ہم وطن کی خاطر خدمت اور قربانی کے سب حق پورے کرنے والے ہوں اور اپنی کسی حق تلفی کے نتیجہ میں اپنے وطن یا اہل وطن کی حق تلفی کرنے والے نہ ہوں۔

(ماخوذ از اسوۂ انسان کامل)

❀❀❀

Sk. Anas Ahmad
Mob : 9861084857
9583048641
email : anash.race@gmail.com

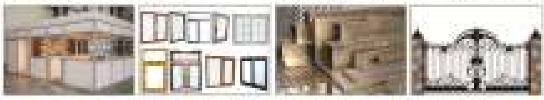

H. R. ALUMINIUM & STEEL
We Deal with all Types of Aluminium & Steel Works
Sliding Window, Door, Partition, ACP Work,
Glazing, Steel Railing etc.
Sivananda Complex, Machhuati, Near Salipur SBI

Love For All
Hatred For None
Mob. : 9387473243
9387473240
0495 2483119
SUBAIDA
Traders
Madura bazar, Cheruvannoor, Calicut

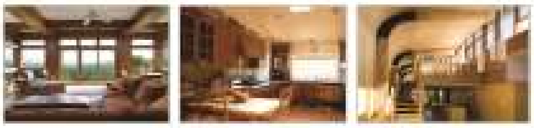

Dealers in Teak, Rubwood & Rose Wood Furniture
Our sister concerns : Subaida timbers, feroke - 2483119
Subaida traders, Madura Bazar, Cheruvannoor
National furniture, Thana, Kannur. 0497-2767143

M/S. ALLIA EARTH MOVERS
AEM
(EARTH MOVING CONTRACTOR)

Volvo-290, 210, L&T Komatsu PC-300, 200.
Tata Hitachi, Ex-200, Ex-70, JCB, Dozer etc.
On hire basis
KUSAMBI, SUNGRA, SALIPUR, CUTTACK - 754221
Tel. : 0671 - 2112266
Mob. : 9437078266 / 9437032266 / 9438332026 / 9437378063

نکالا مجھے جس نے میرے چمن سے
میں اس کا بھی دل سے بھلا چاہتا ہوں
(کلام محمود)

NAVNEET
JEWELLERS
Ph.: 01872-220489 (S)
220233, 220847 (R)
CUSTOMER'S
SATISFACTION IS
OUR MOTTO
FOR EVERY KIND OF
GOLD & SILVER ORNAMENTS
(All kinds of rings & "Alaisallah"
rings also sold here)
Navneet Seth, Rajiv Seth
Main Bazzar Qadian

Love For All Hatred For None
Sk.Zahed Ahmad
Proprietor
M/S
M.F. ALUMINIUM
Deals in :
All types of Aluminium, Sliding, Window, Door, Partitions, Structural Glazing and Aluminium Composite Panel

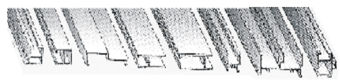

Chhapullia, By-Pass, Bhadrak, Orissa, Pin - 756100, INDIA
Mob 09437408829, (R) 06784-251927

Love For All Hatred For None

Nasir Shah (Prop.)
Gangtok, Sikkim

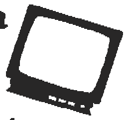

Watch Sales & Service
All kind of Electronics
Export & Import Goods &
V.C.D. and C.D. Players
are available here

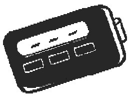
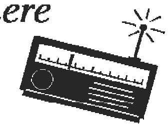

Near Ahmadiyya Muslim Mission
Gangtok, Sikkim
Ph.: 03592-226107, 281920

JMB Rice mill Pvt. Ltd.

At. Tisalpur, P.O. Rahanja, Bhadrak, Pin-756111
Ph. : 06784 - 250853 (O), 250420 (R)

"انسان کی ایک ایسی فطرت ہے کہ وہ خدا کی محبت اپنے اندر مخفی رکھتی ہے پس جب وہ محبت تزکیہ نفس سے
بہت صاف ہو جاتی ہے اور مجاہدات کا صیقل اس کی کدورت کو دور کر دیتا ہے تو وہ محبت خدا کے نور کا پرتوہ حاصل کرنے
کے لئے ایک مصفا آئینہ کا حکم رکھتی ہے۔ جیسا کہ تم دیکھتے ہو جب مصفا آئینہ آفتاب کے سامنے رکھا جائے تو آفتاب
کی روشنی اس میں بھر جاتی ہے۔" (کلام امام الزمان)

اِنَّ رَبَّكَ يَبۡسُطُ الرِّزۡقَ لِمَنۡ يَّشَآءُ وَيَقۡدِرُ ؕ اِنَّهٗ كَانَ بِعِبَادِهٖ خَبِيۡرًۢا بَصِيۡرًا ۝ (سورہ بنی اسرائیل، آیت 31)

Surely, thy Lord enlarges *His* provision for whom He pleases, and straitens *it for whom He pleases*. Verily, He knows *and* sees His servants full well. (Al-Qur'an 17:31)

NOORUDDIN ELECTRIC WORKS

Specialist in :
Electrical Interior Work & Casing - Caping

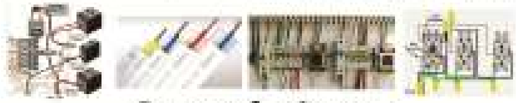

Contact for Service
and
Walk for Training
9765353734 9764299007

Opp. Passport Office, Behind Yashwant Hotel,
Pingle Vasti, Mundwa Road, Pune - 36

Prop. Asif Mustafa

CARE SERVICING & GARAGE
CARE TRAVELLING

Servicing of all type of vehicles
(2, 3 & 4 Wheelers)

RAMSAR CHOWK, BHAGALPUR-2

*** Washing * Polish * Greasing * Chasis Paint**

Contact for : Car Booking for Marriage & Travailing.
(Tata Victa A.C., Scorpio Grand, Bolero and
all types of Vehicle available)
Mob. : 9431422476, 9973370403

ملکی رپورٹیں

(مرتبہ از سید عبدالہادی ممبر مجلس ادارت مشکوٰۃ)

1) وڈمان، محبوب نگر: (از محمد رفیق احمد)

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے امسال ماہ مقدس رمضان المبارک کے روحانی مائدہ سے احباب جماعت وڈمان کو بھر پور استفادہ کرنے کی توفیق ملی۔ الحمد للہ علیٰ ذالک مسجد احمدیہ وڈمان میں باقاعدہ طور پر نماز تراویح کے علاوہ درس وتدریس کا اہتمام کیا گیا۔ احباب وخواتین نے بڑے ذوق وشوق سے تمام عبادات اور دیگر پرگراموں سے استفادہ کیا۔ مورخہ 29 رمضان المبارک کو بعد نماز عصر سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اجتماعی دُعا میں کثیر تعداد میں احباب جماعت شریک ہوئے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہماری مساعی کو قبول فرمائے اور اس کے بہتر نتائج ظاہر فرمائے۔

2) ضلع کھمم، تلنگانہ: (از شیخ اسماعیل قائد مجلس)

الحمد للہ خدام الاحمدیہ ضلع کھمم کے زیر اہتمام مورخہ 3 جون کو کھمم کے ایک معروف اناتھ آشرم (Annam Foundation) جس میں اسی سے زائد مستحق اور یتیم لوگ پناہ گزین ہیں، میں ضروری اشیاء اور کپڑے تقسیم کئے گئے۔ آشرم میں مقیم مستحق افراد اور منتظمین ہماری اس خدمت کو دیکھ کر بہت خوش ہوئے اور ہماری خدمات کو خوب سراہا اس موقعہ پر منتظمین میں جماعتی لٹریچر بھی تقسیم کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ ہماری مجلس کی اس حقیر خدمت کو قبول کرتے ہوئے آئندہ بھی مزید خدمت خلق کے کام سرانجام دینے کی توفیق عطاء فرمائے۔

3) بنگلور: (از میر عبدالحمید مبلغ سلسلہ)

الحمد للہ مورخہ 10 جولائی تا 16 جولائی 2017 جماعت احمدیہ بنگلور نے اپنا ہفتہ قرآن کریم شاندار طریق پر منعقد کیا۔ یہ اجلاسات حلقہ وار کروائے گئے جس میں کثیر تعداد میں احباب جماعت نے شرکت کی۔ ان اجلاسات میں مقررین نے قرآن کریم کے مختلف پہلوؤں پر پرجوش تقاریر کیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہماری مساعی کو قبول فرمائے اور اس کے بہتر نتائج ظاہر فرمائے۔ اور لوگوں کو قرآن کریم کے تمام احکامات پر عمل پیرا ہونے کی توفیق عطاء فرمائے۔

مورخہ 4 جون 2017 کو رمضان المبارک کی مناسبت سے جماعت احمدیہ بنگلور کی تینوں ذیلی تنظیمات کے تحت ایک شاندار تربیتی جلسہ کا انعقاد کیا گیا جس کی صدارت مکرم امیر صاحب بنگلور محترم مصدق احمد صاحب نے کی۔ اس جلسہ میں خاکسار اور مکرم محمد اسماعیل صاحب سیکریٹری تعلیم القرآن و وقف عارضی نے تقاریر کی۔ آخر میں محترم صدر اجلاس نے صدارتی خطاب اور دُعا کروائی۔ افطاری اور عشائیہ کا بھی انتظام کیا گیا تھا۔

Study Abroad

10 Offices Across India

All Services Free of Cost

سٹڈی ابراڈ

Prosper Overseas
Is the India's Leading Overseas Education Company.

About Us

Prosper Overseas is a One STOP SOLUTION to all International Study Needs. Representing over 500 Universitites / Colleges in 9 Countries since last 10 years

Achievements

* NAFSA Member Association, USA.
* Certified Agent of the British High Commission
* Trusted Partner of Ireland High Commission
* Nearly 100% success Rate in Student Admissions in various institutions abroad, Training Classes, and Student Visas.

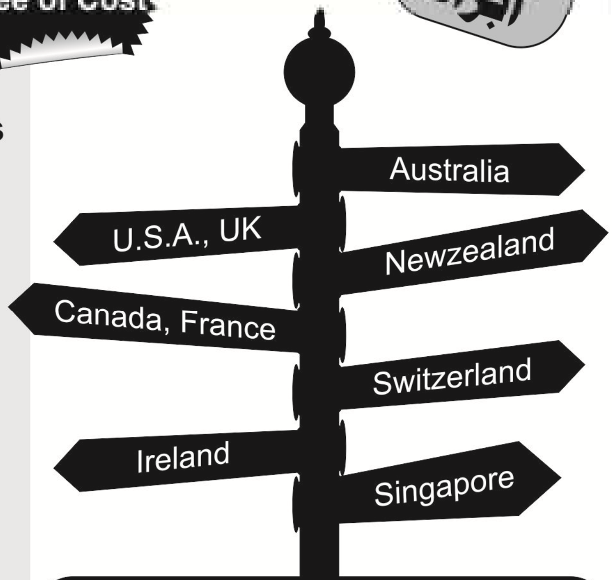

بیرون ممالک میں اعلیٰ پڑھائی کرنے
کیلئے رابطہ کریں

CMD : Naved Saigal

Website : www.prosperoverseas.com

e-mail : info@prosperoverseas.com

National helpline : 9885560884

Corporate Office
Prosper Education Pvt. Ltd.
1-7-27/6, Behind Green Park Hotel, Green Lands,Ameerpet,
Hyderabad - 500016, Andhra Pradesh, Phone : +91 40 49108888

اپنی زندگیوں اور اپنے گھروں کو پُرسکون بنانے کے زریں اصول

غصہ،غضب اور لڑائی جھگڑے سے پاک ،اپنے گھر کو نہایت پُرسکون ،جنت کا ایک نمونہ بنائیں

(مظفر احمد صاحب ناصر ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ شمالی ہند قادیان)

قسط:1

یہ اللہ تعالیٰ کا خاص فضل و احسان ہے کہ ہم احمدی مسلمان ہیں۔ ہمارا ایک خلیفہ ہے جو ہمیں نیکی ،تقویٰ اور پاکیزگی کی ہدایت دیتا ہے اور ہمیں سیدھے راستے پر گامزن رکھنے کیلئے وقتاً فوقتاً زریں ہدایات سے نوازتا رہتا ہے۔ ہر جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ ہمیں کچھ نہ کچھ نصیحت فرماتے ہیں، یہ ہماری بہت بڑی خوش قسمتی ہے۔ دنیا میں کسی بھی اور جماعت کو یہ عظیم نعمت حاصل نہیں کہ ان میں کوئی ایسی ہستی موجود ہو جو دن رات ان کی فکر کرتی ہو۔ اگر یہ عظیم الشان نعمت خدا تعالیٰ نے ہمیں عطا فرمائی ہے تو ہمیں اس نعمت کی قدر کرنی ہوگی۔ اگر ہم نے اس نعمت کی قدر نہیں کی تو یقیناً ہم سے پوچھا جائیگا۔ خلیفۃ وقت کی باتوں کو غور سے سننا اور اس پر عمل کرنا ہر احمدی کا فرض ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

جبکہ ہمارا دعویٰ ہے کہ ہم اس زمانے کے امام مسیح و مہدی کو ماننے والے ہیں اور سب سے بہترین جماعت ہیں اور ہمارا ایک واجب الاطاعت خلیفہ ہے جو قدم قدم پر ہماری رہنمائی کرتا ہے تو اس لحاظ سے ہمارا عمل بھی سب سے اعلیٰ اور عمدہ ہونا چاہئے ، جو غیروں کیلئے ایک نمونہ ہو۔ ہمارے لئے ایک ضروری امر یہ بھی ہے کہ ہم اپنے گھریلو ماحول کو نہایت پُرسکون اور پاکیزہ بنائیں۔ ہمارے گھر لڑائی جھگڑے اور فتنہ فساد سے پاک ہوں۔ ہمارا سلوک بیوی بچوں سے بہت ہی نرمی اور محبت والا ہو۔ اگر ایسا ہو تو ہمارا گھریلو ماحول جنت کا ایک نمونہ ہوگا، ہمارے بچوں کی تربیت اچھی ہوگی اور ہم دوسروں کیلئے ایک نمونہ ہوں گے۔

ایک پُرسکون عائلی زندگی کیلئے کن کن باتوں کو ملحوظ رکھنا چاہئے ،اس کیلئے قرآن و حدیث اور سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشادات سے استفادہ کرتے ہوئے ایک مختصر مضمون تیار کیا گیا ہے۔ امید ہے کہ سنجیدگی سے اس کا مطالعہ ہمارے لئے فائدہ مند ہوگا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں حضور انور کی زریں نصائح پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

ارشاد باری تعالیٰ:

وَعَاشِرُوهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ فَإِن كَرِهْتُمُوهُنَّ فَعَسَىٰ أَن تَكْرَهُوا شَيْئًا وَيَجْعَلَ اللَّهُ فِيهِ خَيْرًا كَثِيرًا ۔﴿النساء:۲۰﴾

یعنی اور ان سے اچھا سلوک کرو اور اگر تم انہیں ناپسند کرو تو (یاد رکھو کہ یہ) بالکل ممکن ہے کہ تم ایک چیز کو ناپسند کرو اور اللہ تعالیٰ اس میں تمہارے لئے بہت سا بہتری کا سامان پیدا کردے۔ (تفسیر صغیر)

ایک اور روایت میں ہے کہ عورت پسلی کی طرح ہے اگر تم اس کو سیدھا کرنے کی کوشش کروگے تو اسے توڑ دوگے لیکن اسکے ٹیڑھے پن کے باوجود فائدہ اٹھانے کی کوشش کروگے تو فائدہ اٹھالوگے۔'' (بخاری)

ناز کے پہلو کو فطری کجی بھی کہا جاسکتا ہے۔ اور اس کی مثال ہمارے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے پسلی سے دی ہے۔ یہ امر مدّنظر رہنا چاہئے کہ عورتوں میں کجی جب خود خالق حقیقی نے پیدا کی ہے تو ضرور اس کا کوئی نہ کوئی فائدہ ہوگا۔

آ بگینے:

عورت صنف نازک کہلاتی ہے۔جسمانی لحاظ سے مرد سے کمزور اور نازک اندام ہوتی ہے لیکن یہ ہرگز کوئی نقص نہیں ہے۔ہاں اگر عورت نازک نہ ہوتی اور اس کا جسم مردوں کی طرح ہوتا تو بلاشبہ یہ ایک نقص ہوتا۔ایسی عورت کے بارہ میں کہا جاتا ہے کہ اس میں نسوانیت ہی نہیں۔ دراصل اس میں ایک عظیم حکمت پنہاں ہے۔اس کی اسی نزاکت میں ہی حسن، کشش اور جذب کا راز پایا جاتا ہے۔حدیث میں عورت کو قواریر یعنی آبگینے بھی کہا گیا ہے۔اور اس سے لطف اور نرمی کے سلوک کی تلقین بھی پائی جاتی ہے۔ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک سفر میں آنحضرت ﷺ کی ازواج مطہرات بھی آپ کے ساتھ تھیں۔ایک حبشی غلام حدی پڑھنے لگا،جس سے اونٹوں نے تیز چلنا شروع کر دیا اور خطرہ پیدا ہوا کہ کہیں کوئی اونٹ سے گر ہی نہ جائے۔آپ ﷺ نے فرمایا: رُوَیْدَكَ سَوْقاً بِالْقَوَارِیْرِ یعنی دیکھنا، اونٹوں کو آہستہ ہانکنا۔یہ شیشے اور آبگینے ہیں، کہیں ٹوٹ ہی نہ جائیں۔ (مسلم)

:Ladies Frist

ایک دفعہ آپ ﷺ کی زوجہ مطہرہ حضرت صفیہؓ آپؐ کے ساتھ اونٹ پر سوار تھیں، اونٹ کا پاؤں پھسلا اور آپ دونوں نیچے گر پڑے۔ حضرت طلحہؓ جو قریب ہی تھے، لپک کر آپ ﷺ کی طرف بڑھے لیکن آپ ﷺ نے فرمایا: عَلَیْكَ بِالْمَرْءَةِ. اَلْمَرْءَةُ اَلْمَرْءَةُ۔ یعنی پہلے عورت کا خیال کرو۔ پہلے عورت کا خیال کرو۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

''فحشاء کے سواء باقی تمام کج خلقیاں اور تلخیاں عورتوں کی برداشت کرنی چاہئیں۔ہمیں تو کمال بے شرمی معلوم ہوتی ہے کہ مرد ہو کر عورت سے جنگ کریں۔ہم کو خدا نے مرد بنایا ہے۔درحقیقت ہم پر اتمام نعمت ہے،اس کا شکر یہ ہے کہ عورتوں سے لطف اور نرمی کا برتاؤ کریں۔''

(ملفوظات جلد2 صفحہ1)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

''میرے نزدیک وہ شخص بزدل اور نامرد ہے جو عورت کے مقابل میں کھڑا ہوتا ہے۔'' (ملفوظات جلد4 صفحہ44)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے دوست احباب کے متعلق ناپسند فرماتے تھے کہ وہ عورتوں سے سختی سے پیش آئیں۔حضرت مولانا عبدالکریم صاحب سیالکوٹیؓ جو طبیعت کے ذرا سخت تھے،ایک بار اپنی بیوی کے ساتھ سختی سے پیش آئے۔اس پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو الہام ہوا: ''یہ طریق اچھا نہیں، اس سے روک دیا جائے مسلمانوں کے لیڈر عبدالکریم کو۔ خُذُوا الرِّفْقَ. اَلرِّفْقَ فانّ الرِّفْقَ رَأسُ الْخَیْرَاتِ۔یعنی نرمی کرو۔نرمی کرو کہ تمام نیکیوں کا سر نرمی ہے۔

(روحانی خزائن جلد17 صفحہ75،ضمیمہ تحفہ گولڑویہ،کمپیوٹرائزڈ)

ایک صحابی کے بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علم میں یہ بات آئی کہ ان کا سلوک اپنی اہلیہ سے اچھا نہیں،اس پر ان کے نام ایک درد بھرے مکتوب میں آپؑ فرماتے ہیں:

''اپنی بیویوں...کو اس مسافر خانہ میں اپنا ایک دلی رفیق سمجھو اور احسان کے ساتھ معاشرت کرو...عزیز من! انسان کی بیوی ایک مسکین اور ضعیف ہے جس کو خدا نے اس کے حوالہ کر دیا اور وہ دیکھتا ہے کہ ہر یک انسان اس کے ساتھ کیا معاملہ کرتا ہے۔نرمی برتنی چاہئے اور ہر یک وقت دل میں یہ خیال کرنا چاہئے کہ میری بیوی ایک مہمان عزیز ہے جس کو خدا تعالیٰ نے میرے سپرد کیا ہے اور وہ دیکھ رہا ہے کہ میں کیونکر شرائط مہمان نوازی بجالاتا ہوں۔میں ایک خدا کا بندہ ہوں اور یہ بھی خدا کی ایک بندی ہے۔مجھے اس پر کون سی زیادتی ہے۔خونخوار

انسان نہیں بننا چاہئے۔ بیویوں پر رحم کرنا چاہئے اور ان کو دین سکھلانا چاہئے۔ درحقیقت میرا یہی عقیدہ ہے کہ انسان کے اخلاق کے امتحان کا پہلا موقعہ اس کی بیوی ہے۔''(تفسیر حضرت مسیح موعودؑ جلد2 صفحہ 230)

حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ فرماتے ہیں:

''عورت مرد کے تعلق کی آپس میں ایسی خطرناک ذمہ داری ہوتی ہے کہ بعض دفعہ چھوٹی چھوٹی باتوں پر حسن و جمال کا خیال بھی نہیں رہتا اور عورتیں کسی نہ کسی نہج پر ناپسند ہو جاتی ہیں۔ اور ان کے کسی فعل سے کراہت پیدا ہوتے ہوئے کچھ اور کا اور ہی بن جاتا ہے اسی لئے خدا تعالیٰ نے فرمایا: وَعَاشِرُوهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ فَإِن كَرِهْتُمُوهُنَّ فَعَسَىٰ أَن تَكْرَهُوا شَيْئًا وَيَجْعَلَ اللَّهُ فِيهِ خَيْرًا كَثِيرًا ﴿النساء:۲۰﴾ پس عزیزو! تم دیکھو۔ اگر تم کو اپنی بیوی کی کوئی بات ناپسند ہو تو تم اس کے ساتھ پھر بھی عمدہ سلوک ہی کرو۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ہم اس میں عمدگی اور خوبی ڈال دیں گے۔ ہو سکتا ہے کہ ایک بات حقیقت میں عمدہ ہو اور تم کو بری معلوم ہوتی ہے۔''(حقائق الفرقان جلد2 صفحہ 12)

حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحبؓ فرماتے ہیں:

''میں نے اپنے ہوش میں نہ کبھی حضورؑ کو حضرت ام المومنین سے ناراض دیکھا نہ سنا۔ ہمیشہ وہ حالت دیکھی جو ایک آئیڈیل (Ideal) مثالی جوڑے کی ہونی چاہئے۔''

(سیرت حضرت سیدہ نصرت جہاں بیگم صاحبہؓ صفحہ 231)

حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی عائلی زندگی کیسی پرسکون اور محبتوں والی تھی، غور فرمائیں۔ حضرت ام المومنین سیدہ نصرت جہاں بیگم صاحبہؓ فرماتی ہیں:

''میں پہلے پہل جب دلی سے آئی تو مجھے معلوم ہوا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام گڑ کے میٹھے چاول پسند فرماتے ہیں۔ چنانچہ میں نے بڑے شوق سے اور اہتمام سے میٹھے چاول پکانے کا انتظام کیا۔ تھوڑے سے چاول منگوائے اور اس میں چار گنا گڑ ڈال دیا، وہ بالکل راب سی بن گئی۔ جب پتیلی چولہے سے اتاری اور چاول برتن میں نکالے تو دیکھ کر سخت رنج اور صدمہ ہوا یہ تو خراب ہو گئے۔ ادھر کھانے کا وقت ہو گیا تھا۔ حیران تھی، اتنے میں حضرت صاحب آ گئے۔ میرے چہرہ کو دیکھا جو رنج اور صدمہ سے رونے والوں کا سا بنا ہوا تھا۔ آپ دیکھ کر ہنسے اور فرمایا کیا چاول اچھے نہ پکنے کا افسوس ہے؟ پھر فرمایا نہیں۔ یہ تو بہت اچھے ہیں۔ میرے مزاج کے مطابق پکے ہیں۔ ایسے زیادہ گڑ والے تو مجھے پسند ہیں۔ یہ تو بہت ہی اچھے ہیں۔ اور پھر خوش ہو کر کھائے۔ حضرت صاحب نے مجھے خوش کرنے کی اتنی باتیں کہیں کہ میرا دل بھی خوش ہو گیا۔''(سیرت حضرت سیدہ نصرت جہاں بیگم صاحبہؓ حصہ اول صفحہ 217-218 از شیخ محمود احمد عرفانی)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام حضرت اماں جانؓ کی چھوٹی سے چھوٹی بات کا خیال رکھتے تھے اور ہر تکلیف کو فوری دور کرنے کی کوشش کرتے۔ اسی طرح بیماری میں تیمارداری کرتے۔ حضرت اماں جانؓ کی بات کو بڑی عزت دیا کرتے تھے یہاں تک کہ جو خادمائیں آپ کے گھر میں کام کرنے آیا کرتی تھیں وہ یہ کہا کرتی تھیں کہ

''مرجا بیوی دی گل بڑی مندا ہے۔''(سیرۃ حضرت مسیح موعودؑ صفحہ 40)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی عائلی زندگی ہمارے لئے مثال ہے۔ آپس کی محبت کا یہ عالم تھا کہ ایک روز حضرت اماں جانؓ نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام سے مخاطب ہو کر کہا:

''میں ہمیشہ دعا کرتی ہوں کہ خدا تعالیٰ مجھے آپ کا غم نہ دکھائے اور مجھے آپ سے پہلے اٹھا لے۔''

عورت کا اپنے خاوند سے اختلاف رائے:

یہ ممکن ہی نہیں کہ ہر معاملے میں تمام پہلوؤں سے میاں بیوی میں

ہمیشہ اتفاق رائے ہی ہو۔ یہ کبھی نہیں ہوتا اور کہیں نہیں ہوتا۔ عموماً عورتیں اپنے خاوند سے اختلاف کرتی ہیں۔ اور یہ بھی ان کا ایک مخصوص فطرتی تقاضا ہے۔ اس سلسلہ میں حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں:

''عورت کو مرد سے رقابت ہوتی ہے۔ اور وہ اس کے مخالف چلنے کی طبعاً خواہش مند ہوتی ہے... اس سے مراد یہ ہے کہ عورتوں کی طبیعت میں ایک قسم کی کجی ہوتی ہے۔ یہ مطلب نہیں کہ عورتوں میں بے ایمانی ہوتی ہے بلکہ یہ ہے کہ عورت کو خاوند کی بات سے کسی قدر رقابت ہوتی ہے۔۔۔۔ اور خاوند کی بات پر ضرور اعتراض کرے گی اور جب وہ کوئی بات مانے گی بھی تو تھوڑی بحث کرکے۔ اور یہ اس کی ایک انا کی حالت ہوتی ہے اور اس میں وہ اپنی حکومت کا راز مستور پاتی ہے۔''

(سیر روحانی جلد اول صفحہ 52-51)

اسی طرح مشہور لغت کی کتاب مجمع البحار کے حوالے سے آپؓ فرماتے ہیں:

''یہ جو حدیث میں آتا ہے کہ عورتیں پسلی سے پیدا کی گئیں ہیں یہ کلام استعارہ کی قسم سے ہے۔ اور مراد یہ ہے کہ ان کے اخلاق میں ناز کا پہلو غالب ہوتا ہے یعنی خاوند سے اختلاف کرنے کو ان کا دل طبعاً چاہتا ہے اور یہ امر تجربہ سے ثابت ہے کہ عورت اپنے خاوند سے اختلاف کرکے اس سے اپنی بات منواتی ہے۔ اور اس پر اثر ڈال کر اس پر اپنی حکومت کرتی ہے۔ اسی کی طرف رسول کریم ﷺ نے اشارہ کیا ہے اور فرمایا ہے کہ عورت پر جبری حکومت نہ کیا کرو۔ بلکہ محبت سے اسے منوایا کرو اور اس کے احساسات کا خیال رکھا کرو کیونکہ وہ بہت باتوں میں مرد کے تابع ہوتی ہے۔ طبعاً مرد کے ہر حکم کو پرکھنا چاہتی ہے۔ اور اس سے اختلاف ظاہر کرتی ہے تا کہ حقیقت معلوم کرے۔ پس مرد کو بھی چاہئے کہ عورت سے جو بات منوائے دلیل اور محبت سے منوائے۔ اگر جبر اور زور سے منوائے گا تو عورت کا دل ٹوٹ جائے گا اور اس کا پیار کا تعلق مرد سے نہیں رہے گا۔''

(تفسیر کبیر جلد 1 صفحہ 303)

حسین معاشرہ:

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

وہ تعلیم جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اتری ہماری ہر معاملے میں رہنمائی کرتی ہے۔ اگر ہم میں سے ہر ایک اس تعلیم پر عمل کرنے والا بن جائے **تو ایک حسین معاشرہ قائم ہو سکتا ہے۔** قرآن کریم میں بے شمار احکامات ہیں لیکن ان سب کو ایک جگہ ایک فقرے میں اللہ تعالیٰ نے جمع کر دیا یہ کہہ کر کہ لَقَدۡ کَانَ لَکُمۡ فِیۡ رَسُوۡلِ اللّٰہِ اُسۡوَۃٌ حَسَنَۃٌ کہ یقینا تمہارے لئے اللہ کے رسول میں نیک نمونہ ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی گھر سے لے کر معاشرتی تعلقات تک قرآن کریم کے تمام احکامات پر عمل کرنے والی تھی۔ پس حقیقی کامیابی اسی وقت ہو سکتی ہے جب ہم ہر معاملے میں اس اسوے کو اپنے سامنے رکھیں۔ بعض دفعہ انسان بڑے بڑے معاملات میں تو بڑے اچھے نمونے دکھا رہا ہوتا ہے لیکن بظاہر چھوٹی نظر آنے والی باتوں کو اس طرح نظر انداز کر دیا جاتا ہے جیسے ان کی اہمیت ہی کوئی نہ ہو۔ **اگر اپنی زندگیوں کو ہم پرسکون بنانا چاہتے ہیں** اگر ہم اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو حاصل کرنا چاہتے ہیں تو ہمیں انہی اخلاق کو اپنی زندگیوں کا حصہ بنانے کی ضرورت ہے جو ہمارے آقا و مطاع حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر معاملے میں ہمارے سامنے پیش فرمائے اور پھر اس زمانے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام صادق نے ان کو کھول کر ہمارے سامنے رکھا اور اس پر عمل کی طرف توجہ دلائی۔

گھر کے سربراہ کی حیثیت سے مرد ذمہ داری:

مرد کی گھر کے سربراہ کی حیثیت سے بھی ذمہ داری ہے مرد کی خاوند کی

حیثیت سے بھی ذمہ داری ہے۔مرد کی بحیثیت والد کے بھی ذمہ داری ہے پھر اولاد کی حیثیت سے بھی ذمہ داری ہے۔اگر ہر مرد ان ذمہ داریوں کو سمجھ لے اور انہیں ادا کرنے کی کوشش کرے تو یہی معاشرے کے وسیع تر امن کے قیام کی اور محبت اور بھائی چارے کے قائم کرنے کا ذریعہ بن جاتی ہے۔یہی باتیں اولاد کی تربیت کا ذریعہ بن کر پرامن اور حقوق انسانی کے قائم کرنیوالی نسل کے پھیلنے کا ذریعہ بن جاتی ہیں۔گھروں کے سکون انہی باتوں سے قائم ہوتے ہیں۔آجکل کئی گھروں سے شکایات سامنے آتی ہیں کہ مرد نہ اپنی بیوی کا احترام کرتا ہے نہ اسے جائز حق دیتا ہے اور نہ ہی اولاد کی تربیت کا حق ادا کرتا ہے صرف نام کی سربراہی ہے ایسی شکایات ہندوستان سے بھی اور پاکستان سے بھی ہیں کہ خاوندوں نے بیویوں کو مار مار کر جسم پر نیل ڈال دیئے یا زخمی کر دیا منہ سُجا دیئے۔حضورانور نے فرمایا: اگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ماننے کے بعد بھی جاہل لوگوں کی طرح ہی رہنا ہے تو پھر اپنی حالتوں کے بدلنے کا عہد کر کے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت میں آنے کا کوئی فائدہ نہیں۔

پیار اور محبت سے تربیت کریں:

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تو سب سے پہلے گھر کے سربراہ ہونے کی حیثیت سے توحید کے قیام کی اہمیت اپنے بیوی بچوں پر واضح فرما کر اس پر عمل کروایا لیکن یہ کام بھی پیار اور محبت سے کروایا۔ڈنڈے کے زور پر نہیں۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تو بے انتہا مصروفیات ہونے کے باوجود اپنے گھر والوں کے حق ادا کئے اور پیار اور نرمی اور محبت سے یہ حق ادا کئے۔پہلے یہ احساس دلوایا کہ تمہاری ذمہ داری توحید کا قیام ہے اللہ تعالیٰ کی عبادت ہے۔چنانچہ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رات کو نفل کے لئے اٹھتے تھے اور پھر صبح نماز سے کچھ پہلے ہمیں پانی کا چھینٹا مار کر اٹھاتے تھے کہ نفل پڑھو عبادت کرو اللہ تعالیٰ کا حق ادا کرو۔

گھریلو کاموں میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی معاونت:

حضرت عائشہؓ آپ کے گھریلو کاموں کی تفصیل بیان فرماتے ہوئے فرماتی ہیں کہ آپ اپنے کپڑے خود سی لیتے تھے جوتے ٹانک لیا کرتے تھے گھر کا ڈول وغیرہ مرمت کر لیا کرتے تھے۔پس ان نمونوں کو سامنے رکھتے ہوئے بہت سے خاوندوں کو اپنا محاسبہ کرنا چاہئے۔ایک موقع پر آنحضرتؐ نے فرمایا: مؤمنوں میں سے کامل الایمان وہ ہے جس کے اخلاق اچھے ہیں اور تم میں سے خلق کے لحاظ سے بہترین وہ ہے جو اپنی عورتوں کے لئے بہتر ہے۔پس ہر اس شخص کو جس کا اپنی بیویوں سے اچھا سلوک نہیں ہے جائزہ لینا چاہئے کہ یہ ایمان کے معیار کی بلندی کی بھی نشانی ہے۔حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام خاوند کے فرائض اور بیویوں سے حسن سلوک کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ فحشاء کے سوا تمام کج خلقیاں اور تلخیاں عورتوں کی برداشت کرنی چاہئیں اور فرمایا کہ ہمیں تو کمال بے شرمی معلوم ہوتی ہے کہ مرد ہو کر عورت سے جنگ کریں۔

(ملخص از خطبہ جمعہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 19 مئی 2017ء)

...باقی آئندہ...

...باقی آئندہ...

❁❁❁

رکھ پیش نظر وہ وقت بہن جب زندہ گاڑی جاتی تھی
گھر کی دیواریں روتی تھیں جب دنیا میں تُو آتی تھی
(درعدن)

سالانہ اجتماع
مجلس خدام الاحمدیہ
ومجلس اطفال الاحمدیہ بھارت
(مؤرخہ 13,14,15 اکتوبر 2017ء)

ہندوستان بھر کے جملہ خدام واطفال کی آگاہی کے لئے تحریر ہے کہ

سیّدنا حضورانورایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت مرکزی سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ ومجلس اطفال الاحمدیہ بھارت 2017ء کے لئے مؤرخہ 15.14.13 اکتوبر بروز جمعہ ہفتہ اتوار کی منظوری مرحمت فرمادی ہے الحمدللہ۔

سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ ومجلس اطفال الاحمدیہ بھارت کا تفصیلی لائحہ عمل شروع سال ہی میں تمام مجالس کو بھجوادیا گیا ہے۔اس لائحہ عمل کے مطابق جملہ خدام واطفال بھرپور تیاری کریں۔جملہ ضلعی، علاقائی، مقامی قائدین کوتاکید کی جاتی ہے کہ سالانہ اجتماع میں ہونے والے پروگرامز کے مطابق مقامی، ضلعی وعلاقائی اجتماع منعقد کریں اورزیادہ سے زیادہ خدام واطفال کوان اجتماعات اورپھرمرکزی اجتماع میں شامل کرنے کی کوشش کریں۔اسی طرح جملہ خدام واطفال سے درخواست ہے کہ ابھی سے اجتماع کی تیاری کریں اورنئے جوش وولولہ کے ساتھ جملہ پرگرامز میں حصہ لیتے ہوئے مرکزی سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ ومجلس اطفال الاحمدیہ بھارت میں زیادہ سے زیادہ تعداد میں شرکت کریں۔اللہ تعالیٰ آپ سب کے ساتھ ہو۔آمین

(صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت)

اطفال کے صفحات
(ازمہتمم اطفال مجلس خدام الاحمدیہ بھارت)

سالانہ اجتماع کی تیاری کیلئے اطفال کی تقریر
قرآن سب سے اچھا

اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ○ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ○

قرآن کریم سب سے اچھی کتاب ہے۔اس کی اچھائی اور بڑھائی کے کئی اسباب اور وجوہات ہیں۔یہ کوئی عام کتاب نہیں ہے بلکہ خداتعالیٰ کا کلام اوراس کا پیغام ہے۔یہ مذہبی دنیا کی واحد کتاب ہے جس کی حفاظت کی ذمہ داری اللہ تعالیٰ نے خودلے رکھی ہے۔اوراس وعدہ کے موافق یہ کتاب آج تک تمام قسم کی تحریف سے محفوظ ہے۔

اس کتاب نے دنیا کانقشہ ہی تبدیل کردیا۔اس کتاب نے عرب لوگوں کی جہالت وضلالت کو دور کرتے ہوئے ان کے مابین اخوت و بھائی چارگی کوفروغ دیا۔صدیوں کے دشمن آپس میں بھائی بھائی بن گئے۔اس کتاب نے کمزوروں اور ناداروں کوان کے حقوق دلوائے۔عرب دنیا میں عورت کوکوئی خاص اہمیت حاصل نہیں تھی اس کے حقوق تلف کئے جاتے تھے بلکہ بعض قبائل میں اسے زندہ دفن کیا جاتا تھا۔قرآن کریم کی یہ تعلیم آئی کہ مرداورعورت حقوق کے اعتبار سے برابرہیں صرف ان کادائرہ کارالگ الگ ہے۔

قرآن کریم کی ایک زبردست اورمنفردخوبی یہ ہے کہ اس کتاب کو پڑھنے اوراس پرعمل کرنے سے خدامل جاتا ہے۔جوکہ بڑی دولت ہے

اورانسان کی زندگی کا مقصد ہے۔حضرت مسیح موعودؑفرماتے ہیں کہ

’’میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ وہ کتاب جوتم پر پڑھی گئی اگر عیسائیوں پر پڑھی جاتی تو وہ ہلاک نہ ہوتے۔اور یہ نعمت اور ہدایت جو تمہیں دی گئی اگر بجائے توریت کے یہودیوں کو دی جاتی تو بعض فرقے ان کے قیامت سے منکر نہ ہوتے۔پس اس نعمت کی قدر کرو جوتمہیں دی گئی۔یہ نہایت پیاری نعمت ہے۔یہ بڑی دولت ہے۔‘‘

اس کتاب کی بڑی خوبی یہ ہے کہ یہ کامل اور مکمل کتاب ہے۔کسی بھی مذہبی کتاب نے اپنی کاملیت کا دعویٰ نہیں کیا ہے۔یہ ہر دور میں زمانہ کے تقاضوں کے مطابق ہدایت ورشد کا کام کرتی ہے۔اس کے اندر حقائق ومعارف بھرے پڑے ہیں جو ہر دور میں کھلتے رہتے ہیں۔کسی بھی دور میں اس کے حقائق و معارف کا دروازہ بند نہیں ہوا۔اس کے اندر ہر دینی ودنیوی ضرورت کا سامان ہے۔

یا الٰہی تیرا فرقاں ہے کہ ایک عالم ہے
جو ضرور ی تھا وہ سب اس میں مہیا نکلا

قرآن کریم انسان کا تزکیہ کرتی ہے اور اسے اعلیٰ روحانی مدارج تک پہنچاتی ہے۔حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا ہے کہ قرآن تمہیں ایک ہفتے کے اندر پاک کرسکتا ہے۔نیز فرمایا کہ خدا تعالیٰ نے مجھے خبر دی ہے کہ **الخیر کلہ فی القرآن** یعنی تمام قسم کی بھلائی قرآن کریم میں ہے

مسلمانوں کے زوال کی ایک اہم اور بنیادی وجہ یہ ہے کہ انہوں نے قرآن کریم کی تعلیم کو بھلا دیا۔جبکہ حقیقی فلا ح ونجات کا سرچشمہ قرآن کریم ہی ہے۔اس کی تعلیمات پر عمل کئے بغیر کامیابی ممکن نہیں ہے۔

آخر میں اللہ تعالیٰ سے دعاہے کہ وہ ہمیں قرآن کریم پڑھنے اور پڑھانے اوراسکی تعلیمات پر عمل کرتے ہوئے اسکے فیوض و برکات سے متمتع ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔

کس سے اس نور کی ممکن ہو جہاں میں تشبیہ
وہ تو ہر بات میں ہر وصف میں یکتا نکلا۔

ازمجلس اطفال الاحمدیہ قادیان

سوال: کیا نبی جہاں فوت ہوتا ہے وہیں دفن ہوتا ہے؟

ایک ضعیف حدیث پیش کی جاتی ہے کہ’’ نبی جہاں فوت ہوتا ہے وہیں دفن ہوتا ہے‘‘(سنن ابن ماجہ۔کتاب الجنائز۔باب ذکر وفاتہ ﷺ)اوراعتراض کیا جاتا ہے کہ حضرت مسیح موعودؑ کی وفات لاہور میں ہوئی اور تدفین قادیان میں۔

جواب: آنحضرت ﷺ نے اس حدیث کو نبی کے معیار صداقت کے طور پر پیش نہیں کیا کہ جب تک نبی فوت ہو کر اسی جگہ دفن نہ ہوجائے اس کی صداقت ثابت نہیں ہوتی۔

اگر اس حدیث کو تمام انبیاء کے متعلق سمجھا جائے تو تاریخی اعتبار سے درست نہیں ہے کیونکہ

" رُوِیَ أَنَّ یَعْقُوبَ مَاتَ بِمِصْرَ فَحُمِلَ اِلَی اَرْضِ الشَّامِ مِنْ مِصْرَ "

(بحرالرائق شرح کنزالدقائق جلد2 صفحہ 195 کتاب الجنائز)

کہ روایت ہے حضرت یعقوب عزوجلّ مصر میں فوت ہوئے۔بعد میں آپ ارض شام کی طرف اٹھا کر لائے گئے۔(تا کہ تدفین ارضِ شام میں کی جاسکے)

پس اس سے ثابت ہوتا ہے کہ تمام انبیاء کے لئے یہ معیار صداقت نہیں کہ وہ جہاں فوت ہوں وہیں دفن ہوں۔